بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا
دینی، اصلاحی تبلیغی اور تحقیقی رسالہ

241

علم و عمل لاہور

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ
نومبر 2023ء

دُعا

یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ قبلہ اول
مسجد اقصیٰ کی دشمنوں سے حفاظت فرما!
فلسطینی مسلمانوں کو غلبہ اور فتح نصیب فرما!
آمین ثم آمین

2 وقت کی مخلصی بھی نبھائی کہ نہیں؟ ص 1
فرشتوں کی لعنت کے مستحق لوگ ص 6
خواتین کی اصلاح کے طریقے ص 9+10
یہ دن اور راتیں ہمارے کیوں نہیں؟ ص 11
موبائل دوستی بہتر نہیں کتاب دوستی کے مقابلہ میں ص 17+18
طلباء کرام کے لیے چند نصیحتیں ص 19
جنت یا جہنم میں بہت آسانی سے جا سکتے ہیں جہنم کے لیے اتنی محنت کیوں؟ ص 29
دو نعمتوں کی خوب قدر کیجیے! ص 33

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے اور دوسروں کو لگوا دیجیے، یا بتا دیجیے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

ماہنامہ علم و عمل مدینہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو وقت کی مخلصی بھی نبھائی کہ نہیں؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دو وقت انسان، اِنسان کے ساتھ عموماً مخلص ہوتا ہے
1 پیدائش کے وقت 2 موت کے وقت۔

یہ دونوں وقت انسان اس اِنسان کو کچھ کہہ اور سمجھا نہیں سکتا۔ ان دو وقتوں میں بھی ہم معاشرہ کو دیکھتے ہیں۔ جس انسان سے متعلق پیدائش یا موت کا معاملہ ہوتا ہے اس کے ساتھ پھر بھی مخلص نہیں رہتے۔ یا اپنی ناقص رائے میں مخلصی پن دکھلا رہے ہوتے ہیں، حالاں کہ یہ اصلی مخلصی نہیں ہے۔

اصل مخلصی کیا ہے؟ پیدائش کے وقت جس طرح بچہ/بچی کے لیے کپڑے لاتے ہیں، دودھ وخوراک کا اِنتظام کرتے ہیں اسی طرح اس کا اچھا نام رکھنا اس کا اولین حق ہے، یہ نام ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو دنیا و آخرت میں (جنت یا جہنم میں) ساتھ ساتھ رہے گا۔ نام رکھتے وقت گوگل سے دیکھ کر مرضی کا نیا نام رکھ لیتے ہیں حالاں کہ بعض غلط مطلب والے ہوتے ہیں نام کا اثر ساری زندگی کے کاموں پر پڑتا ہے۔ کسی نے صحیح کہا ہے: نام کے لیے کام نہیں کرنا چاہیے، کام اچھے کرنے کے لیے نام اچھا رکھنا چاہیے۔

جس طرح ہم بچہ کی سردی وگرمی کا لحاظ رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں بچہ کو ناپاک جگہ یا تصویر والی جگہ وغیرہ سے بچانا چاہیے۔ اسی طرح بچہ کے سامنے کوئی نامناسب بات یا حرکت نہیں کرنی چاہیے۔ بچہ کے دل ودماغ میں نقشہ عکس ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بندہ کی جب وفات کا وقت آتا ہے تو اس میں بھی ہم اپنی اور خاندان کی اور معاشرہ کی بات سنتے ہیں۔ مثلاً جنازہ دیر سے رکھیں گے، اور شرعی سفر سے زیادہ کا سفر کروا کر میت کو منتقل کریں گے یا مثلاً دو دو جنازے پڑھیں گے یہ سب غیر شرعی صورتیں ہیں۔

جب بندہ فوت ہو جائے تو اسے دفنانے کے لیے کفن دفن کے صرف انتظامات کا انتظار کیا جاتا ہے، کسی بندہ کے دور سے آنے کا انتظار نامناسب ہے۔ ایسے وقت میں ہم سے یہ سوال ہوتا ہے کہ ہم اس مردہ کے ساتھ مخلص ہیں یا آنے والے دور سے مہمانوں کے لیے مخلص ہیں۔

مسلمان بہن بھائیو! کم از کم ان دو وقتوں کی مخلصی تو صحیح سے نبھا لیں۔ اس وقت وہ بچہ یا میت کچھ کہہ نہیں سکتا یا کچھ سمجھا نہیں سکتا، ایسے وقت میں ہمارا امتحان ہوتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ مخلص ہیں یا لوگوں کے ساتھ۔ عموماً ایسے وقت میں بھی مخلصی نبھا نہیں پاتے۔

اس لیے ہمیں چاہیے بچہ/بچی کی پیدائش کے وقت امورِ شرعیہ کا لحاظ رکھیں اور وفات کے وقت بھی جانے والے کی آسانی اور اس کی رعایت مدّنظر رکھی جائے مثلاً جمعہ کے وقت فوت ہوا ہے تو مغرب سے پہلے دفنا دیا جائے، غائبانہ نمازِ جنازہ اور دو جنازوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور میت کی وجہ سے آواز کے ساتھ رونا اور نامناسب الفاظ نکالنا، غیر شرعی طریقہ سے تعزیت کرنا یہ بھی مردہ کو تکلیف پہنچانے والی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور پورا پورا عمل نصیب فرمائیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ | مسیح الامت حضرت مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ | عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ | شیخ المشائخ الحاج محمد عشرت علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

بہ برکتِ چہار سلسلہ: چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

با برکت دعا
شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمۃ اللہ تعالیٰ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث دار العلوم کراچی

مدیر
محمد عتیق الرحمٰن
مہتمم و ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر

مولانا عبدالرحیم
نائب ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
0321-4200041

دینِ حق کا ترجمان

241

ماہنامہ علم و عمل لاہور

جلد نمبر: 22
شمارہ نمبر: 01

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ / نومبر 2023ء MONTHLY ILM-O-AMAL

آپ اپنے رسالہ ماہنامہ ''علم و عمل'' لاہور جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھئے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجئے یا لگوا دیجئے

مشیرانِ گرامی

مفتی محمد حسن صاحب استاذ الحدیث، جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس: جامعہ اشرفیہ لاہور
قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر: ماہنامہ ''محاسن اسلام''، ملتان
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا محمد طیب الیاس صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

قیمت فی شمارہ... 50 روپے

قیمت سالانہ... (مع ڈاک خرچ) 600 روپے

رقم منی آرڈر یا دستی بھیجئے۔ رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

سرکولیشن مینیجر	مولانا زین العابدین صاحب، فون:	0331-4546365
معاون مدیر	مولانا محمد نوید جاوید صاحب، فون:	0302-4143044
مسئول عمومی امور	مولانا محمد سرور صاحب، فون:	0322-8405054

یہ رسالہ کسی کو ہدیہ دینے کے لئے یہاں آپ اپنی مہر یا نام لکھ سکتے ہیں

مدیر ماہنامہ علم و عمل نے ایشین پرنٹرز سے شائع کروایا

فہرست مضامین

دو وقت کی مخلصی بھی نبھائی کہ نہیں؟ مدیر	1
سب ٹائٹل	2
مسلمانو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ!	4
ذِکر اللہ سے خالی مجلس کی مثال	5
فرشتوں کی لعنت کے مستحق لوگ	6
تین خوبیاں	7
اپنے بڑے ہونے کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں	8
خواتین کی اصلاح کے طریقے	9+10
یہ دن اور راتیں ہمارے کیوں نہیں؟ مدیر	11
نفس کی فریب کاری سے کیسے بچا جائے؟	12
جب نکاح آسان ہوگا...تو زنا کا سدباب ہوگا	13
کاروبار میں بڑھوتری کا وظیفہ	14
فلاح وکامیابی کے سات اوصاف	15
3 باتیں اور 4 قسم کے لوگ	16
موبائل دوستی بہتر نہیں، کتاب دوستی کے مقابلہ میں مدیر	17 18
طلباء کرام کے لیے چند نصیحتیں	19
رحمتِ عامہ اور نافرمان	20
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ایمان افروز واقعات	21
گمان کی اَقسام اور اَحکام	22
چند ممنوع اور جائز کاموں کے مسائل	23
مسائل پوچھنے میں عوامی غلطیاں	24
روزانہ شکر ادا کرنا زندگی میں کیا تبدیلی لاتا ہے؟	25+26
دین داری...اور گھر کی ذمہ داری	27
مرد اور عورت کی تین اَقسام	28
جنت یا جہنم میں بہت آسانی سے جا سکتے ہیں جہنم کے لیے اتنی محنت کیوں؟ مدیر	29
یک طرفہ بات سن کر فیصلہ مت کیجیے!	30
سنت اور صحت ایک ساتھ	31
اندازِ بیان ہمیشہ عمدہ رکھیے!	32
دو نعمتوں کی خوب قدر کیجیے! مدیر	33
جامعہ کے شب و روز	34

دعا مانگنے کے آداب

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا نہیں کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے درود پڑھا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اس نے جلدی کی، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اُسے بلایا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے اپنے رب تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے درود پڑھو، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 4181، اسنادہ صحیح)

مسلمانو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ!

آسان ترجمہ قرآن
از
شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ﴿100﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک گروہ کی بات مان لوگے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تم کو دوبارہ کافر بنا کر چھوڑیں گے۔

وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿101﴾

ترجمہ: اور تم کیسے کفر اپناؤ گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں اور اس کا رسول تمہارے درمیان موجود ہے اور (اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کا سہارا مضبوطی سے تھام لے وہ سیدھے راستہ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿102﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! دل میں اللہ تعالیٰ کا ویسا ہی خوف رکھو جیسا خوف رکھنا اس کا حق ہے، اور خبردار! تمہیں کسی اور حالت میں موت نہ آئے، بلکہ اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿103﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر جو انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے، تاکہ تم راہِ راست پر آجاؤ۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿104﴾

ترجمہ: اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿105﴾

ترجمہ: اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کے پاس کھلے (واضح) دلائل آچکے تھے، اس کے بعد بھی انہوں نے آپس میں پھوٹ ڈال لی اور اختلاف میں پڑ گئے ایسے لوگوں کو سخت سزا ہوگی۔

القرآن الکریم، ترجمہ: (برائی کو) اس طریقہ سے ہٹاؤ جو سب سے اچھا طریقہ ہے۔ (سورۃ فصلت، آیت: 34)

ذکر اللہ سے خالی مجلس کی مثال

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ قَوْمٍ یَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِیْفَۃِ حِمَارٍ وَّ کَانَ لَھُمْ حَسْرَۃً.

ترجمہ: جو لوگ کسی مجلس سے اُٹھیں (جس میں وہ بیٹھے تھے) اور اس (پوری) مجلس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو، تو اُن کا وہاں سے اُٹھنا ایسے ہے جیسے وہ مردہ گدھے کے پاس سے اُٹھے ہوں، اور یہ مجلس (روزِ قیامت) اُن کے لیے باعثِ حسرت ہوگی۔" (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب کراھیۃ ان یقوم الرجل من مجلسہ ولا یذکر اللہ 4855، اسنادہ صحیح)

تشریح: ایک مجلس میں لوگ محوِ گفت گو ہوں، بات چیت ہو رہی ہو، لیکن وہ بات چیت آخرت یا دین کے نفع سے خالی ہو، پھر مجلس برخاست ہو، سب لوگ اپنی اپنی راہ لیں اور منتشر ہو جائیں ...اُن کی مثال ایسے ہے جیسے کسی مردار گدھے کی متعفن (بدبودار) لاش پڑی تھی، سب لوگ وہاں جمع تھے، پھر اُٹھ کر سب چل دیئے۔ اور فرمایا کہ آخرت میں یہ مجلس اُن کے لیے باعثِ حسرت ہوگی، وہ حسرت اور افسوس کریں گے کہ "کاش! اُس مجلس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا ہوتا، تو وہ مجلس ہمارے لیے عبادت اور گناہوں سے بچنے والی مجلس بن جاتی"۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں جانے کے بعد اہلِ جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا، سوائے اُس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزری ہو۔" (شعب الایمان للبیہقی، محبۃ اللہ عزوجل:509 اسنادہ صحیح)

لہٰذا اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری کوئی بھی مجلس اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہ رہے۔

مجلس میں ذکر کرنے کا طریقہ

حضرت مولنا مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ہمارے ہاں بچوں، بڑوں یہاں تک کہ بے نمازیوں کو بھی بچپن سے ایک اچھی عادت پڑ جاتی ہے کہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں، مثلاً: فلاں کام کریں گے ان شاء اللہ، فلاں کام ہو گیا الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے فلاں کام کر دیا، اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ تو اِس طرح بہانے بہانے سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ پھر خصوصاً اہلِ عرب کے ہاں اِس کا بڑا رواج ہے، ہر کام اور ہر موقع کے لیے اُن کے ہاں دعا مقرر ہے، ملاقات کریں گے تو دعا دیں گے، رخصت ہوں گے تو دعا دیں گے، ٹیکسی میں بیٹھیں گے تو دعا دیں گے، ڈرائیور ہوگا تو اُس کو دعا دیں گے، ٹیکسی سے اُتریں گے تو اُترتے وقت اُس کو دعا دیں گے، جب رخصت ہوں گے تو دعا دیں گے، کوئی نہا کر (بقیہ ص 10 پر)

القرآن الکریم، ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اتباع کرو اور آپس میں مت جھگڑو۔ (سورۃ الانفال، آیت:46)

فرشتوں کی لعنت کے مستحق لوگ

انتخاب
مولانا عبدالرحمٰن صاحب
ابن حضرت صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

لعنت کا مفہوم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے۔ تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گا اس کے لیے کوئی جائے اَمان نہیں، اس لیے ہمیں ایسے کاموں سے بچنا چاہیے جو موجبِ لعنت ہیں۔

1 حالتِ کفر پر مرنے والے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کفر پر ہی فوت ہوئے اُن پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ (سورۃ الفاطر، آیت: 161)

2 مرتد ہونے والے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیوں کر ہدایت دیں جو ایمان لا کر کافر (مرتد) ہو گئے، حالاں کہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول اللہ (ﷺ) سچے ہیں، اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت عطا نہیں فرماتے۔ ان کی سزا یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی۔

(سورۃ آل عمران، آیت: 87-86)

3 مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے والے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:
بے شک فرشتے تم میں سے اس آدمی پر لعنت کرتے ہیں جو اپنے بھائی پر لوہا (ہتھیار) اُٹھائے اگر چہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم، باب النہی عن الاشارۃ بالسلاح رقم الحدیث 2616)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی پر ہتھیار لہراتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کو میان میں واپس نہیں کر لیتا۔

(مسند البزار، رقم الحدیث: 3641، اسنادہ ضعیف)

4 مدینہ منورہ میں گناہ کرنے والے

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو اس (مدینہ منورہ) میں گناہ کا ارتکاب کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ (صحیح مسلم، باب فضل المدینۃ: 1366)

5 غیر باپ کی طرف نسبت کرنے والے

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف نسبت کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ اس کے فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عباس، رقم الحدیث: 2921، حسن لغیرہ)

6 بغیر علم کے فتویٰ دینے والے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دیتا ہے اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر 20/52، اسنادہ ضعیف)

اللہ تعالیٰ لعنت سے ہماری حفاظت رکھے آمین!

تین خوبیاں

ابو ناجیہ لاہور

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ترجمہ: ”(اے پیغمبر!) درگزر کا رویّہ اپناؤ، اور (لوگوں کو) نیکی کا حکم دو، اور جاہلوں کی طرف دھیان نہ دو۔“ (سورۂ اعراف، آیت: 199)

آیت کا کیا مطلب ہے؟ یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال فرمایا: اِس آیت کا کیا مطلب ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ پر جو شخص ظلم کرے اُس کو معاف فرمائیں، جو شخص آپ کو نہ دے اُس کو عطا فرمائیں، اور جو شخص آپ سے قطع تعلق کرے اُس سے تعلق جوڑے رکھیں۔ (تفسیر ابن کثیر 531/3)

اِس آیتِ شریفہ میں مکارمِ اَخلاق (اعلیٰ اَخلاق) بیان فرمائے ہیں، تین باتوں کا حکم دیا ہے۔

1 معاف کرنا انسان مدنی الطبع ہے یعنی اُس کا مزاج میل جول والا ہے، اِس لیے وہ تنہا نہیں رہ سکتا، جب وہ مل جل کر رہے گا تو، اپنوں، پرایوں، رشتہ داروں، غیروں اور چھوٹوں، بڑوں سے واسطہ پڑے گا۔ جب مخلوق سے تعلق اور واسطہ ہوگا تو ظاہر ہے اُن سے تکلیفیں بھی پہنچیں گی اور مزاج کے خلاف باتیں بھی پیش آئیں گی، چھوٹوں سے بھی غلطیاں ہوں گی اور بڑوں سے بھی کوتاہیاں ہوں گی یہ تکالیف ہیں، اِن پر صبر کرنا اور درگزر کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ اگرچہ بعض حالات میں بدلہ لینا بھی جائز ہے، لیکن جتنی تکلیف پہنچی ہو اُسی قدر بدلہ لیا جا سکتا ہے، اگر بدلہ لینے میں زیادتی کر دی تو اب یہ خود ظالم ہو جائے گا۔

انسان کے نفس میں جو بدلہ لینے کا جذبہ ہوتا ہے اِس کی وجہ سے معاف کرنا آسان نہیں ہوتا، لیکن جس نے اپنے نفس پر قابو پالیا اور اُسے معاف کرنے پر آمادہ کر لیا، اُس کے لیے معاف کرنا آسان ہو جاتا ہے، معاف کرنے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے، لیکن اِس کا اجر بھی بہت ہے اور مرتبہ بھی بہت بڑا ہے، اِسی لیے تو فرمایا ہے، ترجمہ: ”پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح سے کام لے تو اُس کا ثواب اللہ نے ذمے لے لیا ہے۔“ (سورۃ الشوریٰ، آیت: 40)

جو شخص بدلہ لینے پر قادر نہ ہو... معاف کر دینا اُس کے لیے بھی بڑے ثواب کی چیز ہے، لیکن جو شخص انتقام لینے کی قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دے اُس کا مرتبہ بہت زیادہ ہے۔

2 نیکی و بھلائی کی تلقین دینِ اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیکی کی تلقین اور برائی سے روکنے) کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے ہیں اُن کو ”معروف“ اور جو کام اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے ہیں اُن کو ”منکر“ کہا جاتا ہے۔ قدرت ہوتے ہوئے نیکی کی تلقین اور برائی سے نہ روکنا سخت وبال کی چیز ہے، ہر مسلمان اِس کا پابند ہے، اور اِس فریضہ کو چھوڑ دینا آخرت سے پہلے دنیا میں بھی عذاب آنے کا ذریعہ ہے۔ بہت سی آیاتِ شریفہ اور احادیثِ مبارکہ میں اِس فریضہ کی اہمیت، فضیلت، تاکید و احکام بیان (بقیہ، ص 14)

بڑے ہونے کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھائیں!

مولوی محمد یوسف
میواتی صاحب

1 نرمی کا معاملہ کیجیے! بڑوں کو بہت زیادہ نازک مزاج نہیں ہونا چاہیے کہ بات بات میں بگڑا کریں، بات بات پر ڈانٹا کریں، یہ یقینی بات ہے کہ جیسے دوسرے آپ سے بدتمیزی کرتے ہیں اگر آپ بھی اپنے بڑوں کے ساتھ رہیں تو آپ سے بھی بدتمیزیاں ہوں گی۔ یہ سوچ کر چشم پوشی بھی کیا کریں، اور ایک دو بار نرمی سے سمجھا دیں جب اس سے کام نہ چلے تو مخاطب کی مصلحت کی نیت سے تندی و درشتی (سختی) کا بھی حرج نہیں۔ اگر آپ نے چھوٹوں کو برداشت نہ کیا تو صبر کی فضیلت سے ہمیشہ محروم رہے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا بنایا ہے تو ہر طرح کے لوگ آپ کی طرف رجوع کریں گے۔ پھر ان میں مختلف طبیعتوں اور مختلف عقلوں کے لوگ ہوں گے۔ یہ حدیث شریف یاد رکھنی چاہیے:

ترجمہ: جو مؤمن لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ بہتر ہے اس مؤمن سے جو لوگوں سے مل جل کر نہ رہے اور ان کی تکالیف پر صبر نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ، باب الصبر علی البلاء 4032، حسن لغیرہ)

2 بڑے ہونے کا غلط فائدہ نہ اٹھایئے!

جس شخص کے بارے میں آپ کو قرآئن سے یقین یا گمان غالب ہو کہ آپ کے کہنے کو ہرگز نہ ٹالے گا تو اس سے ایسی چیز کی فرمائش نہ کریں جو شرعاً واجب نہیں۔

3 کسی کو مشقت میں نہ ڈالیے! اگر کوئی شخص بغیر فرمائش کے آپ کی مالی یا بدنی خدمت کرے تب بھی اس کا خیال رکھیں کہ اس کی راحت یا مصلحت میں خلل نہ پڑے۔ یعنی اس کو زیادہ جاگنے مت دیں اس کی گنجائش سے زیادہ اس کا ہدیہ مت لیں۔

اگر وہ آپ کی دعوت کرے بہت سے کھانے مت پکانے دیں، بہت زیادہ آدمیوں کے ہمراہی میں دعوت مت کرنے دیں۔

4 خوش دلی کا مظاہر کیجیے! یا اتفاقاً ایسا ہو جائے تو دوسرے دن اس کا دل خوش کر دیں۔ اگر آپ سے واقعی زیادتی ہوگئی ہے، معافی مانگ لیں۔ شرم مت کریں۔ قیامت میں (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) وہ اور آپ برابر ہوں گے (وہاں کے بدلہ سے پہلے یہاں ہی معافی مانگ لینا بہتر ہے)۔

5 ہمیشہ حکمت عملی کا مظاہرہ کیجیے اگر گفتگو میں کسی کی بدتمیزی پر مزاج میں زیادہ تبدیلی ہونے لگے تو بہتر ہے کہ براہِ راست اس سے گفتگو مت کریں کسی اور مزاج شناس سلیقہ شعار کو بلا کر اس کے ذریعہ سے گفتگو کریں۔ تاکہ آپ کے مزاج کی تبدیلی دوسرے پر اور اس کی بدتمیزی آپ پر اثر انداز نہ ہو۔

(ماخوذ از: آدابِ معاشرت، ص 39-38)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر ایک کے حقوق کی پاسداری کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین یارب العٰلمین

الحدیث، ترجمہ: علم صرف سیکھنے سے آتا ہے اور برداشت صرف اپنانے سے آتا ہے۔ (صحیح الجامع: 2328، اسنادہ حسن)

خواتین کی اصلاح کے طریقے

اخذ و ترتیب
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

دینی کتابیں پڑھنا

حکیم الامت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ خواتین کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دینی کتابیں پڑھیں یا کسی سے ان کو سنے اور اس پر عمل کرتی رہیں، جہاں شبہ ہو تو کسی کے ذریعے سے علماء سے پوچھتی رہیں خاوند کے ذریعہ سے، یا بھائی یا بیٹے کے ذریعے سے، یا مفتی حضرات کی اہلیہ کے ذریعے سے پوچھتی رہیں، یہ ضروری نہیں کہ وہ دین کی کتب پڑھ کر وہ ہر بات کو پورا پورا سمجھ جائیں گی۔ کیوں کہ بعض باتیں مشکل ہوتی ہیں۔ بعض اوقات نئی صورتیں پیش آجاتی ہیں، اس لئے ایسے موقع میں یعنی جب مسئلہ مشکل ہو یا نئی صورت سامنے آجائے تو کسی کے ذریعے سے علماء سے پوچھتی رہے اور عمل کرتی رہے۔

یہ فتنے کا زمانہ ہے

اس زمانے میں خواتین کے مدرسے بنانے میں خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ خاص طور پر جب طالبات کے رات ٹھہرنے کا بھی انتظام ہو تو یہ اچھا نہیں ہے۔ اگر خواتین کے لئے مدرسہ بنانا ضروری ہو تو صبح مدرسے آئیں اور شام کو چلی جائیں آج کل فتنے کا زمانہ ہے۔ سب سے بہتر صورت تو یہ ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اردو زبان میں دین کی کتب پڑھیں۔ جیسے بہشتی زیور کتاب ہے، حکیم الامت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقریباً ۳۲۰ وعظ جو آج کل بآسانی مل جاتے ہیں، ان کو پڑھیں۔ بعض الفاظ مشکل ہوتے ہیں ان میں، تاہم بات کا خلاصہ سمجھ میں آجاتا ہے۔ عمل کے لئے وہ کافی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں تک ہوسکے پوچھ پوچھ کر عمل کرے۔

خواتین کے لئے گھر بہترین جگہ ہے

حتی الامکان گھر سے باہر نہ نکلے۔ بلاضرورت خواتین کا گھر سے نکلنا اچھا نہیں ہے۔ خواتین کے لئے گھر ہی سب کچھ ہے۔ گھر میں رہنا گویا جنت میں رہنا ہے۔ اس لئے جنت کو چھوڑ کر بازار کیوں جاتی ہیں؟ کیوں کہ بازار دوزخ میں جانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ کوئی مجبوری ہو جانے کی تو اور بات ہے، ورنہ گھر ہی میں رہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے میں سستی نہ کرے، تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتی رہیں اور عمل کرتی رہیں۔ ایسا نہ کریں کہ پہلے پڑھ لیں اور عمل بعد میں کرلیں گے۔ بلکہ جتنا پڑھتی جائیں اتنا عمل کرتی جائیں تھوڑا تھوڑا عمل کر کے بھی بہت زیادہ جمع ہوجاتا ہے۔ جیسے کچھوے اور خرگوش کی کہانی میں کچھوا آہستہ آہستہ چلتے چلتے دوڑ جیت گیا۔

شوہر سے اصلاح کروانا

حکیم الامت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ خواتین کی اصلاح کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی شیخ

سے اپنا تعلق قائم کرے اور اس کے مشوروں سے اپنی اصلاح کرے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ شوہر اگر سمجھدار ہو، اصلاح یافتہ ہو تو وہ اگر بیوی کی اصلاح کرنا چاہے تو یہ زیادہ آسان اور اچھا ہے۔ ایسا شوہر بیوی کی زیادہ اصلاح کرسکتا ہے۔ کیوں کہ شوہر دن رات ساتھ رہتا ہے، بیوی کا ہر ہر عمل وہ دیکھ رہا ہوتا ہے، ظاہری و باطنی حالات شوہر کو معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے لئے اصلاح کرنا آسان ہوتا ہے۔ اگر شوہر خود ہی سمجھدار نہ ہو، اصلاح یافتہ نہ ہو تو پھر اس نے کیا اصلاح کرنی ہے؟ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ بیوی بھی شوہر سے اصلاح کروانا چاہے تب اصلاح اس کی ہوگی۔ بیوی کا اصلاح کرنے کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔ اخلاق کی اصلاح خود کرنی ہوتی ہے، شیخ مشورہ دیتا ہے۔

اخلاق کی اصلاح کا فاعل (علة فاعلية) وہ شخص خود ہوتا ہے جو اپنے اخلاق کی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ لٰہذا جب تک وہ خود نہیں چاہے گا اپنی اصلاح کرنا، تب تک اس کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ شیخ تو صرف مشورہ دیتا ہے کہ یوں کرلو! یوں کرلو! کام تو آدمی نے خود کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ شخص شیخ کے مشورے کے مطابق عمل کرتا رہے تو اس کی اصلاح ہوجائے گی ورنہ نہ ہوگی۔ شیخ کا کام صرف مشورے دینا ہوتا ہے۔

دنیا کی بیویوں کا درجہ جنت میں

حکیم الامت مجدالملت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جنت میں حوریں بھی ہوں گی اور دنیا کی بیویاں بھی ہوں گی۔ بیویوں کا درجہ ان سے اونچا ہوگا۔ حسن و جمال میں بھی بیویاں زیادہ ہوں گی اور عقل مند بھی زیادہ ہوں گی۔ اس لئے اگر دنیا میں اچھی بیوی کی تلاش کرے تو اچھا ہے کیوں کہ یہ دنیا میں بھی ملیں گی اور آخرت میں بھی ملیں گی۔ کیوں کہ دنیا کی بیویاں جنت میں عمل کے بعد گئی ہیں اور حوروں کو اللہ تعالیٰ جنت ہی میں پیدا فرمائیں گے۔ جیسے بادشاہ کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور خادمہ بہت سے ہوتی ہیں۔ تو حوریں خادمہ کی طرح ہوگی اور دنیا کی بیوی ملکہ کی طرح ہوگی۔ اس لئے دنیا کی بیویوں کو بھی بڑا اونچا مقام مل جائے گا۔ سب خوش ہوں گے، جنت میں کوئی بھی غمگین نہیں ہوگا۔

(بقیہ، ص:5 کا) آرہا ہے اس کے لیے خاص دعا مقرر ہے... اُس کو دعا دیں گے، کوئی کھانا کھا رہا ہے اُس نے آپ کو بلایا تو اُس وقت دعا دیں گے۔ غرض ہر ایک موقع کے لیے دعائیں مقرر ہیں اور عام طور سے وہ مسنون اور ماثورہ بھی ہیں، تو یہ جو موقع موقع کی دعائیں ہیں اِن کو یاد کرلینا بڑی خیر و برکت کی چیز ہے، ہر موقع پر اُس کے مناسب منقول دعا پڑھنی چاہیے، تو اِس طریقے سے خود بہ خود مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا رہے گا۔

(اصلاحی مجالس، ملخصاً 70/1)

"اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے ذکر کرنے والوں میں شامل فرمائے۔" آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْن

یہ دن اور راتیں ہمارے کیوں نہیں؟

ایک روایت میں ہے کہ ”دن بولتا ہے اور کہتا ہے اے انسان! مجھ میں کوئی نیکی کر لے، اگر تو مجھ میں نیکی کر لے گا تو (ثواب) پالے گا۔ اور اگر تو مجھ میں کوئی نیکی نہیں کرے گا تو یاد رکھنا مجھے تو دوبارہ قیامت تک ڈھونڈ نہ سکے گا۔ (شعب الایمان، رقم الحدیث: 3558، اسنادہ ضعیف)

یعنی میں دوبارہ نہیں آؤں گا یعنی اگلا دن اگلا حق رکھتا ہے پچھلا دن دوبارہ لوٹ کر نہیں آیا کرتا۔ زندگی کے ماہ وسال اور دن ورات بہت تیزی کے ساتھ گزر رہے ہیں۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ جن دنوں اور راتوں میں ہم زندہ رہ رہے ہیں اور انہیں میں زندگی گزار کر جا رہے ہیں یہ ہمارے کیوں نہیں بنتے؟ ظاہر ہے اس کے پیچھے ایک سسٹم ہے، جیسے ایک انسان دوسرے کے متعلق مثبت سوچ رکھتا ہے، اس کی تعریفیں کرتا ہے، اس کے ساتھ نیکی اور احسان کا معاملہ کرتا ہے تو ہمارا ہو جاتا ہے۔ بھلے وہ کسی بھی قبیلہ سے تعلق رکھتا ہو، بھلے رشتہ داری ہو یا نہ ہو، بھلے وہ زبان بھی دوسری رکھتا ہو، بھلے دنیا کے کسی کونے میں ہو۔ وہ ہمارا کیوں ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ ہمارا رویہ، سلوک اور سوچ مثبت ہوتی ہے۔ یہ دن اور راتیں جن میں ہم سفر کر رہے ہیں یہ ہمارے کیوں نہیں ہوتے؟ امید ہے کہ یہ سوال سمجھ آ گیا ہوگا۔

مزید تفصیل یہ ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا تین دن ہے۔ ایک دن وہ جو گزر گیا، دوبارہ کبھی نہیں آ سکتا۔ ایک دن وہ ہے جو آئندہ آنا ہے، وہ ہمیں پتہ نہیں کہ ملے گا یا نہیں۔ اور ایک دن وہ ہے جو موجود ہے۔ (الزھد لابن ابی الدنیا، ص: 197، رقم الحدیث: 458 اسنادہ حسن ولکن موقوفا علی الحسن البصری)

لہٰذا اے انسان! موجودہ دن کو غنیمت جان کر اس کی قدر کر لے۔ یہ دن اور یہ راتیں یہ ہمارے اس لیے نہیں بنتے کہ ہم ان کے تمام گھنٹوں اور منٹوں میں ان کا ساتھ نہیں دیتے۔ یعنی ہر منٹ، ہر گھنٹہ میں کوئی نہ کوئی گناہ جاری رہتا ہے۔ یا کوئی نہ کوئی فرض، واجب چھوٹتا رہتا ہے یا ناشکریوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، یا زمانہ پر اعتراض ہوتا رہتا ہے۔

غرض! چوبیس گھنٹوں میں کتنے منٹ اور کتنے سیکنڈ ہم خالص اتباعِ سنت کے ساتھ، خلوصِ نیت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو کتنا وقت دیتے ہیں اور کتنا وقت ہم گولڈن بناتے ہیں؟

واقعہ: ایک جگہ ایک مسلمانوں کا ملک عیسائیوں کے ہاتھ فتح ہوا، تو ان کے ملک کے ایک قبرستان میں قبروں پر یہ لکھا ہوا تھا، کسی پر چھ ماہ، کسی پر سال اور کسی قبر پر دو سال۔ پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کی وہ وصیتیں تھیں جو انہوں نے اپنی زندگی کا گولڈن وقت بنایا وہی وقت اپنی قبروں پر لکھنے کی وصیت کر گئے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْن

القرآن الکریم، ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی ضرور مدد کرتا ہے جو اس (کے دین) کی مدد کرتے ہیں۔ (سورۃ الحج، آیت: 40)

نفس کی فریب کاری سے کیسے بچا جائے

جناب شیخ
عمر فاروق
صاحب

جس طرح شیطان انسان کا دشمن ہے اور اس کو برائی پر آمادہ کرتا ہے، اسی طرح انسان کے اندر اس کا ایک دشمن بھی چھپا بیٹھا ہے جس کو نفس کہتے ہیں۔

عارف باللہ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ؎

شیطان و نفس دونوں ہیں دشمن تیرے
مگر دشمن وہ دور کا ہے یہ دشمن قریب کا
اس مارِ آستین کا نہ کچلا جو سر
تو پھر منتر ہو کارگر نہ مداوا طبیب کا

جس طرح شیطان کے مکر سے بچنے کے لیے ہوشیاری کی ضرورت ہے اسی طرح اس نفس کی فریب کاری سے بچنے کے لیے زیادہ ہوش مندی کی ضرورت ہے

شیطان کیوں گمراہ ہوا؟ شیطان حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے پہلے مقربین میں سے تھا، لیکن جب اس نے سجدہ سے انکار کیا تو وہ مردود ہو گیا۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ شیطان نے سجدہ سے انکار کیوں کیا؟ اس کو کس نے بہکایا؟ دراصل شیطان نفس کے بہکاوے میں آ گیا، سجدہ سے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ یوں وہ مردود ہو کر جنت سے نکال دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ نفس شیطان سے بھی بڑا دشمن ہے، اس لیے اس سے زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ نفس کے مکر و فریب کو بھی وہی جانچ سکتا ہے جس نے پہلے مجاہدات اور کوشش سے اپنے نفس کو زیر (قابو) کیا ہو۔ ایسا شخص ''شیخ'' ہوتا ہے۔ جس کو روحانی مریض اپنی حالت کی اطلاع کرتا ہے، پھر شیخ اس کا علاج تجویز کرتا ہے۔ اس طرح دھیرے دھیرے نفس کو زیر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یوں نفس ''امارہ بالسوء'' سے ''لوامۃ'' اور ''لوّامہ'' سے ''مطمئنہ'' بن جاتا ہے۔ نفس کی ان تینوں اقسام کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔

نفس کی تین اقسام

نفسِ امارہ وہ نفس ہے، جس پر گناہوں اور نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے خواہشات کی پیروی غالب آ جاتی ہے۔

نفسِ لوامہ وہ نفس ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، اس میں خیر بھی پائی جاتی ہے اور برائی بھی۔

نفسِ مطمئنہ یہ خیر اور نیکیوں کے کاموں کو پسند کرتا ہے۔ شر اور برائیوں سے نفرت کرتا ہے اور برائیوں کو ناپسند کرنا اس کی فطرت اور طبیعت بن جاتی ہے۔

اس لیے شیخ کامل کے ساتھ تعلق قائم کرکے اپنے نفس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اگر ہمت ہو اور تعلق میں مضبوطی ہو اور شیخ کے مشوروں کے مطابق عمل کیا جائے تب ہی یہ ''سرکش نفس'' قابو میں آتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میرے مقدر کی بھلائی میرے دل میں ڈال دیجیے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا لیجیے۔ (ترمذی: 3483 حسن لغیرہ)

جب نکاح آسان ہوگا تو زنا کا سدّباب ہوگا

مولانا محمد نوید جاوید حفظہ اللہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میانہ روی اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اس کو بے نیاز کر دیا اور جس نے فضول خرچی کی اللہ تعالیٰ نے اس کو محتاج بنا دیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اس کو سربلندی عطا کی۔ (مسند البزار: 946، اسنادہ حسن)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات دینِ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے اسلام نے ہمیں ایسے قوانین و احکامات دیئے ہیں جو اِفراط و تفریط سے بالکل پاک اور خوش حال زندگی کے ضامن ہیں اسلام نے خوشیوں کے طور طریقوں کو بھی ایک درست سمت دی ہے جس سے خوشیاں حقیقی اور ابدی خوشیاں بن سکتی ہیں۔ شادی کی خوشی نکاح، مہر اور ولیمہ کو اسلام نے بہت ہی آسان سادہ اور اخراجات کے اعتبار سے بالکل ہلکا پھلکا رکھا ہے۔ جس سے غریب آدمی بھی اس خوشی کو ہر وقت اور آسانی کے ساتھ اپنی زندگی میں لا سکے۔ جب نکاح آسان ہوگا تو زناء کا سدّ باب ہوگا، کیوں کہ بروقت نکاح سے معاشرہ میں پاکیزگی اور عفت و عصمت (پاکدامنی) کو فروغ ملے گا۔ جب کہ خوشی کے نام پر بے تحاشا فضول خرچیاں اور جہیز کا ظالمانہ مطالبہ بدنظری ناجائز دوستیوں، زنا اور معاشرتی گندگی اور مایوسی پھیلنے کا ذریعہ ہے۔

آج کل موبائل فون اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال نے لیٹ شادی کے نقصانات کو تیزی کے ساتھ پھیلا دیا۔

جہیز ایک ظالمانہ مطالبہ آج کل شادیوں میں گانے باجے، فائرنگ، ہلٹر بازی، فیشن و میک اپ، لباس و پوشاک میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی دوڑ لگ چکی ہے۔ خاص طور پر جہیز کے ظالمانہ مطالبات نے شادیوں کو زندگی کا ایک مشکل مرحلہ بنا دیا۔

غریب بچیوں اور ان کے والدین کے لیے جہیز ایک بہت بڑا چیلنج بن چکا ہے، اس چیلنج کو پورا کرنے کے لیے والدین ناجائز کاروباری دھندوں رشوت اور سود وغیرہ کا سہارا لیتے ہیں، شوہر اور اس کے گھر والوں کی خواہش کے مطابق جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہو تو بیوی کو طلاق دے کر لڑکی اور اس کے غریب والدین پر مصیبت کا پہاڑ گرا دیا جاتا ہے یا پھر بیوی طعنے اور ظلم سہہ سہہ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہے۔

یاد رکھیے! جہیز کا ظالمانہ مطالبہ منوانے اور دیگر فضول خرچیوں اور ناجائز خوشیوں کے لیے حرام طریقے سے روپے جمع کرنے اور پھر حرام طریقہ ہی سے خرچ کرنے سے شادی خانۂ آبادی نہیں بلکہ بربادی ہے دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی شادی خانۂ بربادی کے نمونے ہمارے معاشرہ میں کثرت سے موجود ہیں۔ جہیز کا مطالبہ ایک لعنت بن چکا ہے، جس سے زندگیاں اجیرن ہو چکی ہیں، ہمیں اس لعنت کے طوق کو اپنے گردنوں سے اُتار کر سنت کو گلے سے لگانا ہوگا، اسی میں حقیقی خوشی اور کامیابی ہے۔

الحدیث، ترجمہ: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی: 2910 اسنادہ حسن)

کاروبار میں بڑھوتری کا وظیفہ

مولانا قاری سعید احمد قاسم لاہور

بہت سے لوگ اللہ والوں کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اپنی دکان اور کاروبار کے چلنے کے لیے تعویذ مانگتے ہیں کہ کوئی تعویذ عنایت کیا جائے جس کی وجہ سے دکان پر ہر وقت گاہکوں کا تانتا بندھا رہے اور خوب آمدن ہو۔ اسی طرح کاروبار خوب پھلے پھولے، اور پیسے کی ریل پیل ہو۔ عارف باللہ حضرت مولنا سید محمد صدیق احمد باندوی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بڑے بزرگ عالم دین تھے۔ بہت سے لوگ اپنی پریشانیاں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اطمینان لے کر رخصت ہوتے۔ بہت سے لوگ تعویذات کے لیے بھی حاضر ہوتے، یہ آپ کا ذریعہ معاش نہیں تھا بلکہ فی سبیل اللہ تعویذ دیتے تھے۔

برکت تعویذ سے نہیں، اعمال سے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دکان کی خیر و برکت کے لیے تعویذ مانگا، حضرت نے فرمایا کہ (تعویذ لینے تو آئے ہو،) کیا نماز پڑھتے ہو؟ (کیوں کہ نماز تمام خیر و برکت کا سرچشمہ ہے)۔ وہ شخص کہنے لگا کہ کبھی کبھی پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا، کھانا بھی کبھی کبھی کھا لیتے ہوگے؟ کھانا روز کیوں کھاتے ہو؟ تنبیہ فرمائی کہ نماز جو روزانہ پانچ وقت کی فرض ہے اور اس کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں اور نہ پڑھنے پر سخت وعیدیں ہیں جب کہ کھانے کی اتنی فکر تو نماز کی یہ درگت کیوں ہے؟ وہ شخص خاموش رہا پھر حضرت نے فرمایا تعویذ تو میں لکھ دیتا ہوں لیکن جب تک نماز نہ پڑھو گے برکت نہ ہوگی۔ برکت تعویذ سے نہیں اعمال سے ہوتی ہے۔ اعمال اچھے ہوں گے تو برکت ہوگی، اعمال بُرے ہوں گے تو کبھی برکت نہ ہوگی۔

توبہ کیجیے! موجودہ دور تیزی کا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہر کام جھٹ پٹ میں ہو جائے۔ بلکہ دین کو اپنی مرضی کے تابع بنانا چاہتے ہیں۔ یوں خیر سے دور ہو کر ہم گمراہی کے راستوں پر چل پڑتے ہیں۔ یوں جب ہم پریشانیوں کے جال میں پھنستے ہیں تو تعویذات میں اپنی پریشانیوں کا حل تلاش کرتے ہیں حالاں کہ اس کا علاج واضح ہے کہ گناہوں سے توبہ کریں، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر تمام اعمال کی پابندی کریں، پھر کاروبار میں برکت و ترقی ہوگی اور راحت و سکون کی زندگی میسر آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(بقیہ، ص 7 کا) کیے گئے ہیں۔

3 جاہلوں سے اِعراض کرنا بندہ اپنے نفس کے شر اور جاہلوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے، سوال جواب اہلِ علم تک محدود رہے تو مناسب رہتا ہے، اور جاہلوں سے سوال جواب اور بحث کی جائے تو وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور جاہل اپنی جہالت کی وجہ سے صاحبِ علم کو خاموش کر کے یہ سمجھتا ہے کہ میں جیت گیا۔ صاحبِ علم کے اچھے اَخلاق میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ جاہلوں سے نہ اُلجھے بلکہ اُن سے دور رہے، اور اگر جاہل کی جانب سے کوئی زیادتی ہو تو اُس کو برداشت کرے اور درگزر کر دے۔ عالم اگر جاہل کے جاہلانہ افعال و اقوال اور عادات کا مقابلہ کرے گا تو علم کا کام چھوڑ بیٹھے گا اور جاہلوں سے ہی بِھڑتا رہے گا۔ (تفسیری ماخذ: انوار البیان ملخصاً، جلد۲، ۳)

فلاح وکامیابی کے سات اوصاف

مولانا مفتی
محمد نوید خان لاہور

سورۃ المؤمنون کی ابتدائی گیارہ آیات میں مؤمنین کی کچھ صفات کا بیان ہے، جن میں فلاح وکامیابی مضمرو پوشیدہ ہے:

1 خشوع کے ساتھ نماز کی ادائیگی خشوع کا مطلب دل کو عاجزی وسکون کے ساتھ نماز کی طرف متوجہ رکھنے کے ہیں۔ یہاں عموماً خضوع کے لفظ بھی ہم سنتے اور پڑھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہری اعضاء کو جھکانے کے ہیں یعنی جسمانی سکون خشوع وخضوع کا حاصل یہ ہوا کہ نماز کے وقت ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور ہمارے جسم بھی پر سکون رہے اس میں اکڑ نہ ہو، عاجزی ظاہر ہو۔

2 لغو اور فضول کاموں سے دوری

یعنی جن باتوں کا یا کاموں کا کوئی فائدہ نہ ہو، اس کو چھوڑ دینا۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، ترجمہ: انسان کا اسلام اسی وقت اچھا ہوسکتا ہے جب وہ بے فائدہ اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔ [ترمذی: ۲۳۱۷، اسنادہ صحیح]

3 زکوۃ کی ادائیگی زکوۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے، نماز کے بعد قرآن پاک میں سب سے زیادہ حکم زکوۃ کی ادائیگی کا ہے اور زکوۃ ادا نہ کرنے پر دردناک عذاب کی سخت وعید سورۃ التوبہ کی نمبر ۳۴ میں مذکور ہے۔

4 شرم گاہوں کی حفاظت یعنی ہمارے نفس میں جو فطری خواہشات رکھی گئی ہیں، ان کی تکمیل کے لئے جائز راستہ یعنی نکاح کا اختیار کرنا۔ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا کہ ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں

5 امانت کی ادائیگی امانت کا لفظ ہر اس چیز کو شامل ہے جس کی ذمہ داری کسی شخص نے اٹھائی ہو اور اس پر بھروسہ کیا گیا ہو، خواہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہو یا حقوق اللہ سے ہو۔ حقوق اللہ کی مثال جیسے فرائض وواجبات کی ادائیگی، محرمات ومکروہات سے پرہیز کرنا اور حقوق العباد کی مثال جیسے امانت میں خیانت نہ کرنا، کسی نے کوئی راز کی بات بتلائی ہو وہ بھی امانت میں داخل ہے، اس کا افشا کرنا بھی خیانت ہوگا وغیرہ

6 عہد اور وعدہ پورا کرنا یعنی آپس کے معاہدہ کو پورا کرتے ہیں اسی طرح اگر کسی چیز کے دینے کا یا کسی کام کو کرنے کا وعدہ کرلیں تو اس کو پورا کرتے ہیں، کیوں کہ شرعاً اس عہد و وعدہ کو پورا کرنا ضروری ہے۔

7 نماز کی پابندی یعنی کہ فلاح وکامیابی پانے والے کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی پوری نگرانی رکھتے ہیں، وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں نماز میں خاصیت ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں سے اور برائیوں سے روکتی ہے بشرط کہ اس کو پابندی سے اور تمام شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے۔ غرض کہ اگر ہم سرخرو ہونا چاہیں تو ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر ان صفات کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان سات اوصاف سے متصف ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کا وارث بتلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں، آمین

3 باتیں اور 4 قسم کے لوگ

جناب محمد حسن ہارون صاحب

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترجمہ: قسم کھا کر تین چیزیں بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور پر تمہیں بتاؤں گا اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا:

پہلی بات کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا

دوسری بات جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔

تیسری بات جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

دنیا میں چار قسم کے لوگ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک بات تمہیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھو! دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں:

پہلا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال وعلم عطا فرمایا ہو وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے (یعنی اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس لیے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے بہترین درجوں میں ہوگا

دوسرا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا، وہ سچی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے اس کو بھی وہی ثواب عطا فرماتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے)۔ اس طرح ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے

تیسرا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرتا ہے (یعنی بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں کیا حق ہے یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔

چوتھا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا فرمایا، وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (یعنی تیسرے شخص) کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ ہوتا ہے اور اس کا اور تیسرے آدمی کا گناہ برابر ہو جاتا ہے۔

(یعنی اچھے یا بُرے عزم پر اسی جیسا ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا بُرے عمل پر ہوتا ہے)۔

(ترمذی، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر 2325، اسنادہ صحیح)

اللہ تعالیٰ کی پناہ!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے، اور تم اللہ تعالیٰ کی پناہ ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث 222، اسنادہ صحیح)

الحدیث، ترجمہ: صلہ رحمی اور عمدہ اخلاق گھروں کو آباد کرتے ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی 7969 اسنادہ صحیح)

موبائل دوستی بہتر نہیں کتاب دوستی کے مقابلہ میں

اپنے حق میں اچھا فیصلہ کیجیے اور فوری طور پر تلاوت اور دینی کتب کا مطالعہ شروع کر دیجیے، اور اسے زندگی بھر کے لیے معمول بنا لینا چاہیے! موبائل کا کیڑا نہیں بلکہ دینی کتابوں کا کیڑا بن کر رہنا بہت بہتر ہے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

موبائل دوستی کم اور کتاب دوستی زیادہ ہونی چاہیے

صورتِ حال یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ تھوڑا سا عجیب ہوتا جا رہا ہے۔ بات اتنی ہے کہ ہر بندہ یہ چاہتا ہے کہ میری آخرت اچھی ہو، میرا مستقبل اچھا ہو، میرے اعمال اچھے ہوں، میں اچھا بن جاؤں، میں کامیاب ہو جاؤں مجھے پکڑ نہ ہو، مجھے عذاب نہ ہو وغیرہ۔ تو اسے چاہیے کہ موبائل کے ساتھ دوستی کم سے کم اور کتاب کے ساتھ دوستی زیادہ سے زیادہ بڑھائی جائے جب انسان کتاب دوستی بڑھائے گا تو اس کا علم بڑھے گا اس کو عمل کا شوق ہوگا اس کے دین میں برکت ہوگی، اس کے گھر میں رحمت آئے گی، اسے لوگ اچھا جانیں گے اور اس سے لوگ مسائل پوچھیں گے اور اس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔ انسان کو چاہیے اپنے آپ کو بدلنے کے لیے صرف زبانی ہی نہیں بلکہ عملی طور پر نیت کے ساتھ ساتھ عملی طور پر اقدام فوری شروع کر دینا چاہیے۔ آج کی بات کل پر مت ڈال لیے، جو انسان فوری طور پر اپنے آپ کو بدلنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ کتاب سے دوستی کرے اور کتاب دوستی سے فائدہ اٹھائے۔

اور یہ بات ذہن نشین کیجیے کہ کون سی کتاب پڑھنی ہے اور کون سی کتاب دیکھنی ہے اور کون سی کتاب رکھنی ہے اور کس کتاب کا کتنا مطالعہ کرنا ہے اور کس کتاب کو بار بار پڑھنا ہے اور کس کتاب کو آگے پھیلانا ہے اور کس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنا ہے۔ اس کے لیے ہمیں کسی اچھے عالم دین سے مشورہ کرنا چاہیے اور اس کے مطابق کتابیں حاصل کر کے ان کتابوں کو اپنے مطالعہ میں لانا چاہیے بلکہ جو نایاب اور مفید کتابیں ہیں انہیں تو اپنے تکیے کے پاس رکھنا چاہیے اور وقتاً فوقتاً بار بار دیکھتے اور پڑھتے رہنا چاہیے جو باتیں اچھی لگیں، جو باتیں عمل کی ہوں جو باتیں مدلل ہوں، جو باتیں پسند آئیں انہیں نشان زدہ کرنا چاہیے اور باحوالہ بات کو آگے نقل بھی کر دینا چاہیے۔

پڑھنے کی تین کتابیں:

1 دلائل الخیرات اس کتاب میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت بہترین انداز میں تعریف پائی جاتی ہے جس نے یہ کتاب نہ پڑھی اس نے بہت کچھ نہ پڑھا۔

2 جمال حقوق مصطفیٰ یہ کتاب حقوق مصطفیٰ کے نام سے پہلے لکھی گئی، پھر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام آیا کہ اس کا نام جمال حقوق مصطفیٰ رکھا جائے۔ یہ کتاب بھی پڑھنے لائق ہے۔

3 علمی ذخیرہ اور شوقِ عمل اس کتاب میں بہت سی دینی اہم باتیں، ضروریات، واقعات اور مدلل و نایاب باتیں موجود ہیں، اسے بھی پڑھنا چاہیے۔

مستند کتابوں کو بہت اچھی طرح محفوظ کر لینا چاہیے اور

رسول اللہ ﷺ نے اُن مَردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں جیسا چال چلن اختیار کریں۔ (صحیح البخاری: 5885)

انہیں پڑھنے کے لیے بار بار کھولنا چاہیے اور جو باتیں عمل کے لائق ہوں ان باتوں کو فوری طور پر یاد کر لینا چاہیے، جو چیزیں یاد ہو جائیں گی وہ عمل میں بھی آسکیں گی۔ جیسے وضو کے فرائض چار ہیں، جو بندہ وضو کرتا رہتا ہے اسے وضو کے فرائض یاد رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی ہے کیوں کہ وہ عمل میں رہتے ہیں۔

یاد کرنے کی چیزیں وہ ہوتی ہیں جو عمل میں کم ہوتی ہیں جو چیزیں عمل میں زیادہ ہوتی ہیں وہ خود بخود یاد رہتی ہیں اس لیے ہمیں چاہیے کہ دین کی اہم باتوں کو اور روزمرّہ کے فرائض وواجبات کو سمجھیں، سیکھیں اور عمل میں لائیں، پھر وہ یاد ہی رہیں گی اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

جس طرح کوئی خاص دعا ہوتی ہے بندہ اسے یاد کرتا ہے کوئی خاص وظیفہ ہوتا ہے بندہ اسے محفوظ کرتا ہے، بندہ اسے یاد کر کے بار بار پڑھتا ہے تو اسی طرح دینی مسائل، دینی معلومات، دینی اچھی باتیں یاد بھی کرنی چاہئیں، عمل میں بھی لانی چاہئیں اور اسی سے اپنا امن بھی ہوگا، عمل بھی ہوگا، ایمان بھی بنے گا، اخلاق بھی بنیں گے، دین داری بھی بڑھے گی، ایمان میں اضافہ بھی ہوگا اور بڑی بڑی نایاب کتابیں پڑھنے کو دل چاہے گا اور سب سے بڑی کتاب قرآن کریم، قرآن عظیم الشان کو پڑھنے اور سمجھنے کو دل چاہے گا اور احادیثِ مبارکہ دیکھنے، پڑھنے، سننے، سمجھنے، سیکھنے اور سکھانے کا موقع ملے گا۔

مفید اور نقصان دہ دوستی

کتاب دوستی ہر لحاظ سے فائدہ مند ہے، کسی لحاظ سے نقصان دہ نہیں جب کہ موبائل دوستی بعض لحاظ سے فائدہ مند ہے اور بہت سے لحاظ سے نقصان دہ ہے، موبائل دوستی سے وقت ضائع ہوتا ہے، موبائل دوستی سے انسان غیر محرم کو دیکھ بیٹھتا ہے، اور موبائل دوستی سے وقت کا صحیح استعمال نہیں رہتا، موبائل دوستی سے انسان بگڑتا چلا جاتا ہے موبائل دوستی سے دل بھر جاتا ہے اور موبائل دوستی سے انسان ترقی نہیں کر پاتا، موبائل دوستی سے انسان رب تعالیٰ کو راضی نہیں کر سکتا، بہت مشکل ہوتی ہے بڑے سے بڑا عالم بھی ہو بڑے سے بڑا نیک پرہیز گار، متقی بھی ہو اسے بھی موبائل دیکھ کر اپنے تقویٰ کو سنبھالنا اور اپنے آپ کو غیر محرم سے اور فضولیات سے بچانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ جب کہ کتاب دوستی نقصان دہ نہیں بلکہ فائدہ مند ہے اور فائدہ ایک نہیں بلکہ بہت فائدے ہوتے ہیں: مثلاً دینی کتاب کو کہیں سے بھی کھول لیں غیر محرم پر نظر پڑنے کا خطرہ نہیں، کتاب کھولنے سے گناہ کے اندیشے کم، علم، عبدیت، تواضع وقبولیت کے اثرات زیادہ، اور جس قدر کسی بڑے بزرگ کی کتاب ہوگی اس کی برکات شامل حال ہوں گی، جب کہ موبائل بنانے والے بزرگ کی برکات کی توقع نہیں، کتاب کھولنے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام آئیں گے جب کہ موبائل کھولنے سے اس کے اندر کی سہولیات وخرافات یعنی ملی جلی چیزیں آئیں گی۔ تقابل کرنا ہے تو انصاف سے کیجیے عمل کرنا ہے تو فائدہ اٹھایئے ورنہ موبائل کے ہو کر رہ جایئے اور اپنا ہی قصور جانئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مضمون پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

طلباء کرام کے لیے چند نصیحتیں

مولنا محمد نوید جاوید حفظہ اللہ

1 استاد کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں

2 جو حافظ اور عالم بننا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ خوب محنت کرے اس لیے کہ محنت کے بغیر علم حاصل نہیں ہوتا، جو طالب علم کھیل کود میں اور سو کر وقت گزار دے وہ مضبوط عالم اور حافظ نہیں بن سکتا۔

3 طالب علم کو کبھی بھی سبق کا ناغہ نہیں کرنا چاہیے، ناغہ کرنے سے نحوست پیدا ہوتی ہے۔اور سبق سے ذہن ہٹ جاتا ہے۔

4 استاد کے ادب واحترام سے علم حاصل کرنا آسان ہوجاتا ہے، ذھن کھل جاتا ہے، دل میں نور پیدا ہوتا ہے، علم میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

5 طالب علم کو چاہیے کہ خوب سنجیدہ ہوکر تلاوت کرے

6 نماز میں تلاوت کا زیادہ ثواب ہوتا ہے، اس سے قرآن کریم پختہ بھی ہوجاتا ہے، طلباء کرام کو چاہیے کہ نفلی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔

7 بُرے دوستوں کی دوستی سے دور رہنا چاہیے، ان کی دوستی نیک لڑکوں کو چور اور ڈاکو بنا دیتی ہے۔

8 ہمیں کسی حالت میں بھی عبادت وتلاوت نہیں چھوڑنی چاہیے بلکہ بیماری و پریشانی میں اور زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے۔دین ادب کا نام ہے، مسلمان اللہ تعالیٰ کا، اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا، استادوں کا اور والدین کا ادب کرتا ہے۔

9 طالب علم کو چاہیے کہ وہ قرآن کریم کا، قرآن کریم کے غلاف کا اور جس تپائی پر قرآن کریم رکھتے ہیں ان سب کا ادب کرے۔اگرچہ آج کل مدرسوں میں بڑی سہولیتیں حاصل ہوتی ہیں۔لیکن پھر بھی کبھی کبھی کوئی تکلیف اور پریشانی ہوجاتی ہے۔

10 تکالیف کو برداشت کرنا چاہیے، کیوں کہ دین کے علم کے لیے جتنی بڑی قربانی بھی دی جائے وہ چھوٹی ہے۔

11 حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے استاد محترم حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بڑی عقیدت تھی، اور وہ ہمیشہ ان کا احترام کرتے تھے۔حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سوار ہوتے تو یہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے اور سوالات کرتے جاتے، وہ فرماتے ہیں کہ 30 سال سے کوئی ایسی نماز نہیں پڑھی جس میں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے دعا نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اساتذہ کرام کی قدر اور اُن کا ادب واحترام کرتے رہنا نصیب فرمائیں آمین ثم آمین

جنت کا باغ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔(صحیح مسلم، رقم الحدیث:6716)

از افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت
مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رحمتِ عامہ اور نافرمان

مولانا
محمد عمر فاروق صاحب لاہور

ایک غزوہ میں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لے جارہے تھے کہ ایک عورت کو آگ سلگاتے ہوئے دیکھا، اس کا بچہ اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ اس کو آگ سے بچاتی تھی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر صحابہ کرام سے فرمایا تمہارے خیال میں یہ بات آسکتی ہے کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا، نہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ سے ماں سے بھی زیادہ محبت ہے۔ (صحیح البخاری 5999)

جو بندے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے اور فرماں بردار ہیں ان سے تو اللہ تعالیٰ کو محبت کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت تو نافرمان کے ساتھ بھی بہت زیادہ ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ بجلی گرا کر سب نافرمانوں کو ایک ہی دفعہ ہلاک کردیں یا کوئی اور عذاب بھیج کر سب نافرمانوں کو ختم کردیں، مگر ہلاک کرنا تو دور کی بات اکثر کوئی تکلیف اور بیماری بھی ان ظالموں اور نافرمانوں کو نہیں ہوتی ہے۔

فرعون، قارون کس قدر بڑے نافرمان تھے، مخلوق کو بھی تکالیف پہنچاتے تھے اور انبیاء کرام کے دل بھی دکھے لیکن ان کے سر میں کبھی درد بھی نہیں ہوا اور دنیا کی دولت وعیش واکرام سے موت تک مالا مال رہے شیخ سعدی نے سچ کہا ہے اور خوب کہا ہے۔

اے کریمے کہ از خزانہ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

ترجمہ: اے بخشش کرنے والے! آپ تو اپنے خزانہ غیب سے یہودی اور آتش پرست تک کو روزی دیتے ہیں، پھر آپ اپنے دوستوں کو اپنے الطاف ومہربانی سے کیوں کر محروم کریں گے جب کہ آپ دشمنوں پر بھی نظر رکھتے ہیں۔

جب کہ ہمارا حال یہ ہے کہ کوئی نوکر ہماری نافرمانی کرے تو ہمارا بس چلے تو بغیر خون پیئے نہ رہیں اور اس پر بھی اکتفاء نہ کریں بلکہ اس سے انتقام لیں پھر بھی دل کو سکون حاصل نہیں ہوگا تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو ہلاک اور برباد نہیں کرسکتا؟ ان کو کون روکنے والا ہے؟ مگر باوجود اس قدرت وعظمت کے ان کی تو شان یہ ہے ۔

گز بیند و پردہ پوشد بحلم

ترجمہ: ہمارے گناہ دیکھتے ہیں مگر پردہ پوشی کرتے ہیں کیوں کہ وہ حلیم ہیں۔

یہ اس لیے کہ شاید توبہ کریں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ عامہ، اگر توبہ نہ کریں پھر بھی رحمت کم نہیں ہوتی ہے بلکہ برابر روزی اور مال ودولت دیتے رہتے ہیں کہ شاید باز آجائیں۔ (از ملفوظاتِ حکیم الامت 294/9)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات

مولانا عبدالرحیم صاحب

ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ بہت مال دار صحابہ میں سے تھے،ان کا تجارتی قافلہ ملکِ شام سے مدینہ منورہ آیا،اس قافلہ میں سات سو اُونٹ تھے جن پر ضروریات زندگی کی ہر چیز موجود تھی۔اتنے بڑے سامان کے قافلہ کے شور سے پورے مدینہ منورہ میں ایک گونج پیدا ہوگئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن کا تجارتی قافلہ آیا ہے،جس پر ایسا ایسا سامان ہے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے دیکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل گھسٹے ہوئے جنت میں داخل ہورہے ہیں۔یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا میں پوری کوشش کروں گا کہ جنت میں (قدموں پر) چل کر داخل ہوں اور یہ کہہ کر اپنا سارا قافلہ مع سارے سامانِ تجارت اور کجاوں کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کردیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مال دار ہونے کے ساتھ ساتھ سخی بھی تھے،اور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بہت سا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا کرتے تھے۔چناں چہ ایک مرتبہ اپنا آدھا مال و دولت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کردیا ایک بار چالیس ہزار درہم صدقہ کیے (درہم چاندی کے سکہ کو کہتے ہیں)۔اور ایک مرتبہ چالیس ہزار دینار صدقہ کیے (دینار سونے کے سکہ کو کہتے ہیں)۔اور ایک مرتبہ پانچ سو گھوڑے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیئے۔ ایک موقع پر ڈیڑھ ہزار اونٹ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیئے۔ایک بار غزوہ تبوک کے موقع پر دو سو اوقیہ چاندی صدقہ کی (ایک اوقیہ تقریباً گیارہ تولہ کا ہوتا ہے)

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ہیں اور آپ نہایت سخی تھیں۔آپ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کیا کرتیں، کہ آپ دست کاری کے ہنر کی ماہر تھیں۔چناں چہ کھالوں کو رنگتیں،اُن کی سلائی کرتیں،اسے فروخت کرتیں اور آمدن کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کردیا کرتیں۔اسی طرح آپ سُوت کاتا کرتیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے لشکر کو دے دیا کرتیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ازواجِ مطہرات سے فرمایا کہ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا وہ مجھ سے جلدی ملے گی۔چناں چہ ازواجِ مطہرات دیوار کے ساتھ ناپ کر دیکھا کرتیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔لیکن جب حضرت..... (بقیہ،ص:22پر)

گمان کی اقسام اور احکام

مولنا
منیر احمد علوی صاحب

گمان کرنے کی 4 قسمیں ہیں

1 حرام 2 واجب 3 مستحب 4 مباح

حرام گمان بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب ہی دے گا یا کسی مصیبت ہی میں رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت ورحمت سے گویا مایوس ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، ترجمہ: تم میں سے کسی کو اس کے بغیر موت نہ آنی چاہیے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان ہو۔ (صحیح مسلم، باب الامر بحسن الظن باللہ: 2877)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں اپنے بندہ کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے"۔ (صحیح البخاری، کتاب التوحید، رقم الحدیث: 7405)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا فرض اور بدگمانی رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح جو مسلمان ظاہری حالت میں نیک سمجھے جاتے ہیں ان کے متعلق بلا کسی قوی دلیل کے بدگمانی کرنا حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، ترجمہ: گمان سے بچو! کیوں گمان جھوٹی بات ہے۔

(صحیح البخاری، باب لا یخطب علی خطبۃ اخیہ، رقم الحدیث 5143)

اس حدیث شریف میں بالاتفاق کسی مسلمان کے ساتھ بلا کسی قوی دلیل کے بدگمانی کرنا مراد ہے۔

واجب گمان جو کام ایسے ہیں کہ ان میں کسی جانب پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے اور اس کے متعلق قرآن وسنت میں کوئی دلیل واضح طور پر موجود نہیں ہے وہاں ظنِ غالب پر عمل کرنا واجب۔ جیسے لڑائی مقدموں کے فیصلہ میں ثقہ گواہوں نے گواہی دی ہو تو حاکم اور قاضی کو اس پر فیصلہ کرنا واجب اور ضروری ہے۔

اسی طرح جہاں سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو اور کوئی ایسا آدمی نہ ہو جس سے سمتِ قبلہ معلوم ہو سکے تو وہاں اپنے ظنِ غالب (غالب گمان) پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مستحب گمان ہر مسلمان کے ساتھ نیک گمان رکھے۔ قرآن کریم میں ایمان والوں کے ساتھ اچھے گمان کی تاکید آئی ہے۔ (ماخوذ از سورۃ الحجرات، آیت: 12)

مباح گمان جیسے نماز کی رکعتوں میں شک ہو جائے کہ تین پڑھی ہیں یا چار۔ ایسے ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے۔ اور اگر ظن غالب کو چھوڑ کر امرِ یقینی پر عمل کرے یعنی تین رکعات قرار دے کر چوتھی رکعت پڑھ لے تو یہ بھی جائز ہے۔

(از معارف القرآن، مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ 119/8)

(بقیہ، ص: 21 کا)

زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلے انتقال ہوا اور اُن کا قد اتنا لمبا نہ تھا تو ازواجِ مطہرات کو معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام کی مراد لمبے ہاتھ سے سخاوت ہے کیوں کہ حضرت زینب باقی ازواجِ مطہرات سے زیادہ سخی تھیں۔ (ماخوذ از حیاۃ الصحابہ، جلد دوم)

الحدیث، ترجمہ: رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔ (ترمذی 1856 ضعیف)

چند ممنوع اور جائز کاموں کے مسائل

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

مسئلہ 1: اہل علم وفضل، صاحب ورع وتقویٰ، دین کے مقتدیٰ ورہنما، اور جو کوئی بھی عظیم المرتبت شخصیت ہو، اس کی تعظیم وتکریم کے لئے کھڑا ہونا، ''خیر مقدم''، ''مَرحَباً بِکُم'' اورخوش آمدید کے کلمات کہنا شرعاً درست ہی نہیں بلکہ امر مستحسن ہے، اور ہر ایسا نعرہ جس سے خلافِ شرع امر کی تائید وتاکید ہوتی ہو لگانا جائز نہیں ہے، اور جن نعروں میں خلافِ شرع امر کی تائید وتاکید نہ ہو اور نہ اس سے خلافِ شرع امر مقصود ہو تو ان نعروں کا لگانا جائز ہے۔

مسئلہ 2: طلباء مدارس کا اپنے علم میں اضافہ کی خاطر دینی ودرسی کتب کا مطالعہ کرنا نفلی عبادات میں مشغول ہونے سے افضل ہے، کیوں کہ نفلی عبادات میں مشغول ہونا رفع درجات کا سبب ہے، جو لازمی (صرف اپنی ذات کا) نفع ہے اور علم شریعت کے حصول میں مشغول ہونا متعدی (جس کا دوسروں کو بھی) نفع ہے، اور متعدی نفع، لازمی نفع سے افضل ہے، لیکن اگر اس مشغولیت سے فرائض و واجبات چھوٹتے ہوں تو اس طرح کی مشغولیت جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 3: تبرکاً وتعظیماً قرآن مجید کو بوسہ دینا اور بوسہ لے کر آنکھوں اور ماتھے سے لگانا شرعاً درست ہے اور بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول بھی ہے

مسئلہ 4: جن کاغذوں، اخباروں اور رسالوں کے اوراق پر آیاتِ قرآنیہ یا مباحث ومسائل شرعیہ، یا احادیث تحریر ہوں، ان میں منجن یا کھانے پینے کی چیز وغیرہ کی پڑیاں باندھنا، اس کو بلاوضو چھونا، راستے یا کوڑے دان میں پھینک دینا، یا ردی میں بیچ دینا جہاں اس کی بے حرمتی لازم آتی ہو، شرعاً جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 5: جس دروازے کی گھنٹی پر بٹن دبانے پر ''اللہ اکبر'' کی آواز نکلے، گھر یا دفتر میں اسے استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، کیوں کہ اس میں ''اللہ اکبر'' کے بابرکت وباعظمت الفاظ کا کسی کو اپنے آنے کی اطلاع وخبر دینے، یا کسی کو بلانے کے لئے استعمال کرنا لازم آتا ہے، جو ناجائز ہے اور اس کے اس طرح استعمال کرنے میں اللہ تعالیٰ کی عظمت والے بابرکت نام کی توہین بھی لازم آتی ہے۔

مسئلہ 6: کسی شخص کو رخصت کرتے وقت، یا فون پر بات ختم کرتے وقت ''خدا حافظ'' کہنا جائز ہے، لیکن مسنون اور افضل طریقہ یہ ہے کہ ''السلام علیکم'' یا ''اَستَودِعُ اللہَ دِینَکَ'' یا جو دعائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ پڑھی جائیں۔

مسئلہ 7: گھر سے جاتے وقت والدین کا اپنے بچوں کو ہاتھ کے اشارے سے ٹاٹا، بائے بائے کہنا، یا صبح کے وقت گڈ مارننگ، یا ظہر کے وقت گڈ آفٹر نون یا رات کے وقت گڈ نائٹ کہنا، شرعاً ناجائز ہے، یہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے، جن کی مخالفت کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ (یہ مسائل ''المسائل المھمۃ جلد اول'' سے لے گئے ہیں، جہاں پر ان کے حوالہ جات تفصیل سے مذکور ہیں)

الحدیث: ترجمہ، سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: 5591، اسنادہ صحیح)

مسائل پوچھنے میں عوامی غلطیاں

مولانا ابوسنان صاحب

لوگ علماء کرام سے مسئلہ پوچھنے میں چند غلطیاں کرتے ہیں۔ یہ غلطیاں کون سی ہیں اور ان کا اِزالہ کیسے ممکن ہے؟

پہلی غلطی کسی سے بھی مسئلہ پوچھ لیتے ہیں، بعض اوقات یہ بھی تحقیق نہیں کرتے کہ یہ شخص واقعی عالم ہے بھی یا نہیں؟ کسی کا نام ''مولوی'' سن لیا اور اسی سے دین کی باتیں پوچھنے لگے اور بعض اوقات عالم ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کس مشرب کا، کس عقیدہ کا ہے؟ ایسے شخص کے جواب سے بعض اوقات تو عقیدہ یا عمل میں خرابی ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات تردد و شبہ میں پڑ کر پریشانی ہوتا ہے یا پریشان کرتا ہے۔

دوسری غلطی ایک مسئلہ کو کئی کئی مرتبہ پوچھتے ہیں۔ اور بعض اوقات جواب مختلف ملتا ہے تو اس وقت یا تو کس پر عمل کریں؟ اس سلسلہ میں پریشان ہوتے ہیں یا جس جگہ میں نفس کی مصلحت ہوتی ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور کبھی اس کی عادت ہو جاتی ہے تو استفتاء (فتویٰ طلب کرنے میں) یہی مقصود ہوتا ہے کہ نفس کے مطابق جواب ملے۔ اور جب تک ایسا جواب نہیں ملتا برابر اس کوشش میں رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سراسر خواہشات کی اتباع اور دین کو مذاق وکھیل بنانا ہے۔

تیسری غلطی غیر ضروری مسئلے پوچھے جاتے ہیں۔

چوتھی غلطی مسائل کے دلائل دریافت کئے جاتے ہیں۔ جن کے سمجھنے کے لیے علومِ درسیہ کی ضرورت ہے۔ اور چوں کہ سائل کو وہ حاصل نہیں اس لیے دلیل نہیں سمجھتے۔ اور اگر اسی خیال سے جواب دینے والا دلیل بتانے سے انکار کرتا ہے تو اس کو بدخلقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

غلطیوں کی اصلاح واِزالہ جب کوئی ضروری بات پیش آئے اپنے عمل کرنے کے لیے نہ کہ مباحثہ کے لیے تو ایسے شخص سے مسئلہ پوچھیں جس کا معتبر و محقق ہونا صحیح ذریعہ سے پہلے سے معلوم ہو۔ اور اس پر اعتماد واعتقاد بھی ہو اور دلیل دریافت نہ کریں، اور کسی دوسرے عالم سے بلاضرورت نہ پوچھیں۔ اور اگر باوجود ان سب رعایتوں کے اس کے جواب میں شبہ رہے ہو تو ایسی ہی صفت کے کسی دوسرے عالم صاحب سے پوچھ لیں۔ اگر جواب پہلے کے خلاف ہو تو پہلے کا جواب اس کے سامنے اور اس کا جواب پہلے کے سامنے نقل نہ کریں۔ اور جس قول پر دل مطمئن ہو اس پر عمل کریں۔

ناشکری سے کیسے بچا جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا (مال و دولت اور حسن و جمال کے اعتبار سے) اپنے سے کم لوگوں کی طرف نگاہ رکھو اور اپنے سے اونچے لوگوں کو مت دیکھو، ایسا کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری سے بچے رہو گے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: 7619)

الحدیث، ترجمہ: سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل سے کام لے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: 5591، اسنادہ صحیح)

شکر ادا کرنا زندگی میں کیا تبدیلی لاتا ہے؟

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

ہم ایک دن میں مختلف طرح سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرسکتے ہیں۔گذشتہ اقساط میں آپ نے شکر ادا کرنے کے پانچ طریقے پڑھے تھے: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنا، صدقہ کرنا، چاشت کی نماز، نعمت ملنے پر شکر ادا کرنا، نمازِ شکر ادا کرنا...... اِس قسط میں شکر کے مزید تین طریقوں کا ذکر ہے۔

6 ہر لمحہ شکر ادا کرنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اپنے بندوں پر اِس قدر نعمتیں ہیں جن کا شمار نہیں ہوسکتا، اگرچہ نعمتوں کا شمار کرنا محال ہے، لیکن جو نعمتیں ہمیں معلوم ہیں اُس کی دو قسمیں ہیں:

1 دنیاوی نعمتیں: جیسے تن درستی، ہاتھ پاؤں، آنکھ کان نوکر چاکر، عزت وآبرو، بیوی بچے، مکان، جائداد وغیرہ

2 دینی نعمتیں: جیسے حق تعالیٰ کی محبت ومعرفت اور رسول مقبول ﷺ کے ذریعے اپنی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں سے آگاہ فرمانا۔

پھر رزق کا ملنا، لباس کا ملنا، مال کا حاصل ہونا...... یہ سب وجودی نعمتیں ہیں، لیکن بعض نعمتیں ایسی ہیں جو عدمی ہیں، عام طور پر جن کی طرف ذہن نہیں جاتا، مثلاً اس وقت ہم آرام وعافیت کے ساتھ ہیں...... مکان کی چھت ہم پر نہیں گرتی، رہ زن ڈاکو ہمیں نہیں لوٹتے، کوئی ہم کو زہر نہیں دیتا، کوئی ہمیں قتل نہیں کرتا، آنکھوں کا نور ہم سے سلب نہیں ہوتا، سماعت ہم سے چھینی نہیں جاتی، روٹی کھا کر قبض ہمیں بے حال نہیں کرتی، پانی پی کر پیشاب نہیں رُکتا...... غرض اِس طرح کی بے شمار نعمتیں ہیں جو ہر آن (وقت) ہم پر برستی ہیں، اِس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا کوئی لمحہ بھی شکر کے بغیر نہ گزرے۔ پھر کامل شکر یہ ہے کہ تمام اعضاء زبان، ہاتھ اور دل سب کے سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوں، دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت ہو، کسی عضو سے گناہ کا ارتکاب نہ ہو۔

7 اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک 1955 اسنادہ حسن)

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کا سب سے شکر گزار بندہ وہ ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔'' (مسند احمد، تتمۃ مسند الانصار، حدیث الاشعث بن قیس الکندی: 21846، حسن لغیرہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: حق تعالیٰ شانہ کے انعامات اسباب اور واسطوں کے پردے میں چھپے ہوئے ہیں اور وسائل وذرائع کی چھلنی سے چھن چھن کر نکل رہے ہیں اِس لیے جہاں اُس منعمِ حقیقی کا شکر واجب ہے وہاں اُن واسطوں کی قدر شناسی واحسان مندی بھی لازم ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے حصولِ نعمت کا ذریعہ بنایا

ہے۔حدیث پاک میں اِسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص اُن لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا جن کو حق تعالیٰ شانہ نے اپنی حکمت سے نعمت کا واسطہ بنایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔(دنیا کی حقیقت 238/2)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص پر احسان کیا گیا، پس اُس نے اپنے محسن کو جزاک اللہ خیرا کہا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو اِس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے) تو اُس نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔'' (جامع ترمذی، باب ماجاء فی المتشبع بمالم یعطہ 2035 اسنادہ حسن)

اس حدیث میں مکارمِ اَخلاق کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس شخص پر احسان کیا گیا ہو اگر وہ اپنے محسن کو بدلہ نہ دے سکتا ہو تو اُس کا شکریہ ہی ادا کر دے، اور اُس کے حق میں دعائے خیر کر دے کہ یہ بھی ایک طرح کا بدلہ ہے۔

8 نعمتوں کی ناقدری نہ کرنا

نعمتوں پر شکر ادا کرنے سے نعمت باقی رہتی ہے اور ناشکری کرنے کی وجہ سے نعمت سلب ہو جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر تم نے ناشکری کی تو یقین جانو، میرا عذاب بڑا سخت ہے۔'' (سورۂ ابراہیم، آیت: 7)

نعمتوں کی ناشکری و ناقدری کی ایک صورت مال کو بے جا اُڑانا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی مت کرو، یاد رکھو! اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (سورۂ اعراف، آیت: 31)

پس مال کو ضرورت کے تحت خرچ کرنا چاہیے، فضول خرچی کر کے نعمت کی ناقدری نہیں کرنی چاہیے، اور زائد مال سے تمام حق داروں کے حقوق ادا کر کے یتیموں، مسکینوں، بے کسوں اور محتاجوں کی ضروریات میں مال خرچ کرنا چاہیے، کیوں کہ صدقہ کرنے سے مال میں ترقی ہوتی ہے، مال بڑھتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ ہر اُس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو ناشکرا گنہگار ہے۔'' (سورۂ بقرہ، آیت: 276)

پس جو شخص اخلاص کے ساتھ صدقہ کثرت سے کرتا رہتا ہے اُس کی آمدنی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پُر امن اور مطمئن تھی، اُس کا رزق اُس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا، پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کر دی، تو اللہ نے اُن کے کرتوت کی وجہ سے اُن کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف اُن کا پہننا اوڑھنا بن گیا۔'' (سورۂ نحل، آیت: 112)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

یہ اللہ تعالیٰ نے ایک عام مثال دی ہے کہ جو بستیاں خوش حال تھیں، جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور نافرمانی پر کمر باندھ لی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو عذاب کا مزہ چکھایا۔ لیکن بعض مفسرین فرماتے ہیں: اِس سے مراد مکہ کی بستی ہے جس میں سب لوگ خوش حالی اور امن کے ساتھ رہ رہے تھے، لیکن جب انہوں نے آں حضرت ﷺ کو جھٹلایا تو اُن پر سخت قسم کا قحط مسلط کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں لوگ... (بقیہ، ص: 30)

بنتِ حوّا

دین داری اور گھر کی ذمہ داری

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عورت نگران ہے اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر اور اس سے پوچھ ہوگی (ذمہ داری کے متعلق)۔

(صحیح مسلم، باب فضیلۃ الامام العادل، رقم الحدیث:1829)

یعنی عورت کے ذمہ شوہر کا گھر اور اس کے مال بچے ہوتے ہیں، اور اس کے متعلق اس سے دریافت کیا جائے گا کہ تم نے شوہر کے گھر اور اولاد کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟

عورت کو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے

بعض عورتیں گھر کا کام نہیں کرتیں، یا گھر اور بچوں کی مناسب خبر گیری نہیں کرتیں چناں چہ مناسب خبر گیری نہ کرنے کی وجہ سے گھر میں چوری وغیرہ کا یا سامان اور کھانے کی اشیاء کے ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ سارا انتظام نوکروں پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ عورتیں اپنے ذمہ مردوں کے صرف یہ حقوق سمجھتی ہیں کہ کھانا پکانا کر دیا، رات کو بستر لگا دیا دھوبن کو کپڑے گن کر دے دیئے اور واپس لانے پر لے لیے وغیرہ۔ اس کے علاوہ کاموں کو عورتیں اپنی ذمہ داریاں سمجھتی ہی نہیں۔ اور اگر گھر میں کھانا پکانے والی نوکرانی بھی ہو تو ان کو اس کی بھی خبر نہیں ہوتی، اب نوکرانی ہی سیاہ و سفید کی مالکہ ہیں، جو چاہے کرے غرض! شوہر کے مال کی حفاظت کا عورتوں کا بالکل خیال نہیں ہوتا۔

دین داری اور گھر کی ذمہ داری

دین داری اور گھر کی ذمہ داری ان دونوں کو نبھانا چاہیے۔ بعض عورتیں دین داری پر آتی ہیں تو یہ طریقہ اختیار کر لیتی ہیں کہ تسبیح اور مصلیٰ لے کر بیٹھ گئیں اور گھر کو نوکرانیوں کے حوالہ کر دیا۔ یہ طریقہ مناسب نہیں کیوں کہ گھر کی نگہبانی اور خاوند کے مال کی حفاظت عورت کے ذمہ فرض ہے۔ جس میں اس صورت کے اختیار کرنے سے بہت خلل واقع ہوتا ہے اور جب فرض میں خلل آ گیا تو یہ نفلیں اور تسبیحات کیا نفع دیں گی؟ نماز، روزہ اس طرح کریں کہ اس کے ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی ہوتا رہے کیوں کہ گھر کے کام کاج میں بھی ثواب ملتا ہے۔ اگر اس نیت سے کریں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہی ہوں۔

ہاں! البتہ ایسا انہاک نہ ہو کہ دین کو ہی چھوڑ دیں بلکہ اعتدال ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو گھر کے کام کاج کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ تسبیح اور مصلیٰ کے ساتھ ہی ذکر اللہ کو خاص کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور صحیح عمل عطا فرمائیں آمین

ہر طرح کے گناہ چھوڑ دیجیے!

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بھی پکڑ ہوگی۔ (ابن ماجہ 4243، اسنادہ حسن)

الحدیث: ترجمہ، دین کی سب سے اچھی چیز تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: 197، اسنادہ صحیح)

مرد و عورت کی تین اقسام

مولانا
زین العابدین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت علم و دانائی سے نوازا تھا۔ آپ بڑی حکیمانہ باتیں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد خلافت کی ذمہ داری آپ نے سنبھالی اور حکمرانی کا ایسا بہترین نظام چلایا کہ پوری دنیا نے ان اصولوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی حکمرانی کا نظام ترتیب دیا۔ آپ مختلف اوقات میں جو نصیحتیں فرماتے رہے وہ علم و دانش سے لب ریز اور عقل کے لیے بہترین راہ نما اصول ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مرد بھی تین قسم کے ہوتے ہیں اور عورتیں بھی تین قسم کی ہوتی ہیں:

عورتوں کی تین قسمیں

1 وہ عورت جو پاک دامن مسلمان، نرم طبیعت، محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی ہو، اور زمانہ کے رسم ورواج کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہو (یعنی زمانہ کے رسم ورواج کی پرواہ کئے بغیر اپنے گھر والوں کے رہن سہن کے مطابق رہتی ہو) اور گھر والوں کو چھوڑ کر زمانہ کے رسم ورواج پر نہ چلتی ہو۔ لیکن تمہیں ایسی عورتیں بہت کم ملیں گی۔

2 وہ عورت جو خاوند سے بہت زیادہ مطالبہ کرتی ہو اور بچے جننے کے علاوہ اس کا اور کوئی کام نہ ہو۔

3 وہ عورت جو خاوند کے گلے کا طوق ہو اور جوں کی طرح سے چمٹی ہوئی ہو (یعنی بد اَخلاق ہو اور اس کا مہر بھی زیادہ ہو جس کی وجہ سے اس کا خاوند اسے چھوڑ بھی نہ سکتا ہو)۔ ایسی عورتوں کو اللہ تعالیٰ جس کی گردن میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کی گردن سے اُتار دیتا ہے۔

مرد کی تین قسمیں

1 وہ مرد جو پاک دامن، نرم طبیعت، درست رائے والا ہو اور اچھے مشورے دینے والا ہو، جب اسے کوئی کام پیش آتا ہے تو وہ خود سوچ کر فیصلہ کرتا ہے، اور ہر کام کو اس کی جگہ پر رکھتا ہے۔

2 وہ مرد جو سمجھ دار نہیں، اس کی اپنی کوئی رائے نہیں ہے، لیکن جب اسے کوئی کام پیش آتا ہے تو وہ سمجھ دار، درست رائے والے لوگوں سے جا کر مشورہ کرتا ہے اور ان کے مشوروں پر عمل کرتا ہے۔

3 وہ مرد جو حیران و پریشان ہو، اسے صحیح و غلط کا پتہ نہیں چلتا یوں ہی ہلاک ہو جاتا ہے کیوں کہ اپنی سمجھ پوری نہیں اور سمجھ دار و صحیح مشورہ دینے والوں کی مانتا نہیں۔

(شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث:7131، اِسنادہ ضعیف)

یعنی مرد ہو یا عورت یا تو وہ خود صاحبِ علم اور صاحبِ عقل ہوں، جو خود سوچ سمجھ کر سب کام سرانجام دے سکے۔ اور اگر خود صحیح فیصلہ نہ کر سکتے ہوں تو پھر اہلِ علم و دانش سے پوچھ پوچھ کر زندگی گزارنی چاہیے ورنہ نقصان اُٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اَعمال، اِخلاص، اور بہترین اَخلاق اور دینی و دُنیاوی اُمور میں عقل و فہم عطا فرمائے آمین

ماہنامہ علم و عمل لاہور — مدیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت یا جہنم میں بہت آسانی سے جا سکتے ہیں... جہنم کے لیے اتنی محنت کیوں؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْن

اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار انعامات ہیں، سب سے بڑی نعمت ایمان کی دولت ہے، پھر درجہ بدرجہ بہت بڑی بڑی دولتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ مثلاً آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے آخری رسول اور ہم ان کے حصہ میں آئے یہ دولتیں حاصل ہیں الحمد للہ ربّ العٰلمین۔

مگر اِن دولتوں کو سنبھال کر رکھنا یہ کمالِ ایمان کی نشانی ہے اور پھر خاتمہ ایمان پر ہونا اصل کامیابی ہے۔

حدیث شریف میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث 5799، حسن لغیرہ)

ترجمہ: اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

یعنی دنیا سے رخصت ہوتے وقت ایمان ہے اور اعمال سلامت اور محفوظ رہیں تو اِن شاء اللہ تعالیٰ ضرور کام آئیں گے۔ خدانخواستہ ایمان ہی نہ رہا تو بلاشبہ دائمی طور ہمیشہ کے لیے جہنم ہے اور اگر ایمان رہا اعمال نہ ہوئے تو اِن شاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی جہنم سے آزادی ہوجائے گی۔ اور اگر ایمان بھی ہوا، اعمالِ صالحہ بھی ہوئے، پھر دو صورتیں ہیں: 1 گناہ زیادہ نیکیاں کم تو کچھ نہ کچھ پکڑ اور عذاب ہوسکتا ہے۔ 2 نیکیاں زیادہ گناہ کم تو فوری بخشش ہوسکتی ہے۔

اگر ایمان بھی کامل ہو اور عمل بھی خوب اخلاص والے سنت کے مطابق ہوں اور بہت زیادہ ہوں، بالخصوص صدقہ جاریہ والے کام کئے ہوں تو پھر کیا ہی خوش نصیبی کی بات ہوگی اور بہت عزت وراحت نصیب ہوگی۔ پھر دنیا کی تھکاوٹ، غم، پریشانیاں صحیح معنوں میں ختم ہو کر اصل دائمی راحت رحمت برکت عافیت اور سکون ملے گا۔

یہ چاہیے ہم سب کو اس لیے سب لوگ مائیں، بہنیں بیٹیاں نیت کرلیں کہ دکھلاوا ختم، اتباعِ سنت شروع، حقوق کی ادائیگی، رب تعالیٰ کو راضی اور مخلوق کے ضروری واجبی حقوق سب ادا کریں گے اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

فوری طور پر نیت کے ساتھ آغازِ عمل ہو پھر فرائض، واجبات اور سنتوں کے ساتھ تلاوت، ذکر درود شریف ونوافل اور حسنِ اَخلاق نرمی اور درگزری معاف کرنا، معافی مانگنا اور معافی دینا، معاملات، رہن سہن شریعت کے مطابق رکھنا، اولاد کو دین کی باتیں سمجھانا، دعاؤں پر زور دینا اور نیک صحبت ملے تو غنیمت جاننا وغیرہ۔

خفیہ نیکیاں کی جائیں جہاں تک نفلی عبادات ہوسکیں تو تسبیحات حتی کہ حج وعمرہ بھی مخفی رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ نیکی کر دریا میں ڈال، گم نامی کی زندگی خود نیک نامی لاسکتی ہے۔ نیک نامی کی نیت کر کے ہمیں اعمال نہیں کرنے چاہئیں، یہ تو سیدھی سیدھی ریاکاری بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن باتوں پر عمل کی
توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْن

الحدیث، ترجمہ: مؤمن کی عزت وعظمت قیام اللیل (نمازِ تہجد) میں ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی: 89، اسنادہ حسن)

یک طرفہ بات سن کر فیصلہ مت کیجیے!

مولانا
محمد سعد صاحب
اٹک

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولنا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک خادم خاص تھے بھائی نیاز۔ خانقاہ میں آنے جانے والے تمام حضرات انہیں بھائی نیاز کہہ کر پکارتے تھے، چوں کہ وہ حضرت کی خدمت کرتے تھے اور حضرت والا کی صحبت بھی ان کو حاصل تھی، ایسے لوگوں میں کبھی ناز بھی پیدا ہوجاتا ہے، تھے تو نیاز لیکن تھوڑا سا "ناز" بھی پیدا ہوگیا تھا، اس لیے خانقاہ میں آنے جانے والوں سے کبھی تلخی بھی ہوجایا کرتی تھی۔

حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا خادم کے ساتھ برتاؤ

ایک مرتبہ کسی صاحب نے حضرت والا سے بھائی نیاز کی شکایت کی کہ حضرت! یہ لوگوں کے ساتھ لڑتے جھگڑتے ہیں اور مجھے بھی انہوں نے بُرا بھلا کہا ہے۔ حضرت والا کو پہلے بھی اُن کی کئی شکایتیں پہنچ چکی تھیں اس لیے حضرت کو بہت تکلیف ہوئی کہ یہ دوسروں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتے ہیں، حضرت والا نے اُن کو بلایا اور ڈانٹ کر فرمایا کہ میاں نیاز! یہ تم کیا ہر آدمی سے لڑتے جھگڑتے پھرتے ہو؟ خادم نے یہ سن کر فوراً جواب میں کہا کہ حضرت! جھوٹ نہ بولیں، اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اگر آقا اپنے نوکر کو ڈانٹ رہا ہو اور نوکر یہ کہہ دے کے جھوٹ نہ بولیں تو اور زیادہ غصہ آئے گا لیکن یہ حضرت "حکیم الامت" تھے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تحمل

حضرت والا نے یہ سن کر فوراً گردن جھکالی اور فرمایا: اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه اور پھر بعد میں فرمایا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی وہ یہ کہ میں نے ایک طرف سے بات سن کر ڈانٹنا شروع کردیا، حالاں کہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ کسی ایک کی بات سن کر فوراً فیصلہ نہ کرے جب تک دوسری طرف کی بات بھی سن نہ لیں۔ مجھے پہلے ان (نیاز صاحب) سے پوچھنا چاہیے تھا کہ قصہ کیا ہوا، وہ اپنا موقف بیان کردیتا پھر اس کے بعد کوئی فیصلہ کرتا لیکن میں نے پہلے ہی ڈانٹنا شروع کردیا یہ مجھ سے غلطی ہوئی اور جب اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں! تو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کیا۔ معلوم ہوا کہ واقعۃً مجھ سے غلطی ہوئی اور میں نے اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه، پڑھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ہی انصاف پسند بنادیں آمین۔

بقیہ ص: 26 کا

چمڑا کھانے پر مجبور ہوئے، بعد میں انہوں نے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ قحط دور ہونے کی دعا فرمائیں، چناں چہ وہ قحط آپ کی دعا سے دور ہوا۔ (توضیح القرآن)

جب شکر کی اِن تمام صورتوں کی مشق روزانہ پابندی سے کی جائے گی تو انسان اپنی زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرے گا، اور وہ اِن شاء اللہ تعالیٰ شکر گزار بندہ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر کی توفیق دیں آمین

الحدیث، ترجمہ: جو کسی تنگ دست کے لیے آسانیاں کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ (صحیح مسلم: 2699)

سنت اور صحت ایک ساتھ

مولانا محمد عمیر رضا صاحب

دورِ جدید میں لوگوں میں برش اور ٹوتھ پیسٹ رائج ہیں اس سے صفائی تو حاصل ہو جاتی ہے مگر مسواک کی سنت اور اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ آج کل مسواک والی سنت پر عمل بہت کم ہو گیا ہے، مہنگی مہنگی ٹوتھ پیسٹ استعمال کی جاتی ہیں مگر مسواک نہیں، حالاں کہ عشقِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر بھرپور عمل کی کوشش کی جائے۔ البتہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے میں جہاں دینی وروحانی فوائد چھپے ہیں، وہاں دُنیاوی وجسمانی فوائد بھی بے بہا ہیں، مثلاً جو نماز ایسے وضو کے ساتھ پڑھی جائے جس میں مسواک کی گئی ہو اس کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیھقی، رقم الحدیث:159، اسنادہ ضعیف)

مسواک کے بہت سے فائدے شمار کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے۔ (مغنی المحتاج 57/1)

مسواک کی موٹائی اور لمبائی مسواک کی موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔ اور مسواک کی لمبائی ایک بالشت سے کم نہ ہو۔ ورنہ اس پر شیطان سوار ہو جاتا ہے۔ (درالمختار، سنن الوضوء 115/1)

ہاں! مسواک کرتے کرتے چھوٹی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسواک پکڑنے کا طریقہ مسواک پکڑنے کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی خِنصَر (سب سے چھوٹی اُنگلی) کو مسواک کے نیچے رکھا جائے اور بِنصَر (اس کی بغل والی اُنگلی) وسطیٰ (درمیان کی بڑی انگلی) اور سبابہ (شہادت والی اُنگلی) مسواک کے اُوپر رکھی جائے اور انگوٹھا مسواک کے سر کے نیچے رکھا جائے اور مسواک دائیں ہاتھ سے پکڑی جائے۔ (درالمختار، سنن الوضوء 114/1)

مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک دانت کے اوپر والے حصہ اور نچلے حصہ اور تالو پر ملے، مسواک کرنے میں دائیں جانب پہلے کریں، پھر بائیں جانب کم از کم تین بار اوپر کے دانتوں کو اور اسی طرح نیچے کے دانتوں پر مسواک ملے تین مرتبہ۔ مسواک دائیں ہاتھ سے پکڑ کر لمبائی اور چوڑائی دونوں میں کی جائے۔ (درالمختار، سنن الوضوء 114/1)

فضیلت واہمیت

1 رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنیوالی ہے۔
(سنن نسائی، رقم الحدیث:5، اِسنادہ صحیح)

2 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم فرما دیتا۔
(صحیح البخاری، رقم الحدیث:887)

3 رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ سوتے تو اُٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے تھے۔
(ابوداؤد، باب السواک لمن قام من اللیل:57، حسن لغیرہ)

الحدیث، ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے۔ (صحیح مسلم:05)

اندازِ بیان ہمیشہ عمدہ رکھیے!

محمد عبداللہ
صدیقی صاحب

سنو... جمال! ہم نے ایک عجیب وغریب خواب دیکھا ہے۔تم شہر میں اعلان کردو کہ ''خوابوں کی تعبیر بتانے والے ہمارے دربار میں حاضر ہوں''۔بادشاہ سلامت کا حکم سن کران کا غلام جمال دربار سے نکل گیا۔دوپہر تک خواب کے ماہرین شاہی دربار میں جمع ہو چکے تھے۔بادشاہ نے اُنہیں بتایا کہ کہ ہم نے بہت ہی عجیب وغریب خواب دیکھا ہے۔وہ یہ کہ ہم اپنے تختِ شاہی پر براجمان ہیں کہ اچانک ہمارے دانت گرنا شروع ہوگئے، یہاں تک کہ سب دانت گر گئے۔اب تم لوگ اس کی تعبیر بتاؤ۔ایک نے آگے بڑھ کر کہا اورخواب کی ایک تسلی بخش تعبیر بتائی۔لیکن بادشاہ سلامت کے دل کو نہ لگی۔پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی ایک خوش کن تعبیر بتائی،لیکن وہ بھی بادشاہ سلامت کو پسند نہ آئی،یوں سب یکے بعد دیگرے اپنی اپنی سوچ وسمجھ کے مطابق خواب کی تعبیر بتاتے چلے گئے۔سب ہی کا مقصد بادشاہ کو تسلی دینا تھا،لیکن بادشاہ سلامت مطمئن نہ ہوئے یہاں تک کہ صرف دو ماہرین خواب جلا الدین اور فیروزالدین باقی رہ گئے،اِن دونوں کو خواب کی تعبیر کا بہت ماہر خیال کیا جاتا تھا۔جلال الدین! آپ کیا کہتے ہیں ہمارے خواب کے بارے میں؟ بادشاہ سلامت نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔حضور! اِس خواب کی تعبیر بہت ہی افسوس ناک اور بُری ہے کہ حضور کی تمام اولاد حضور کے سامنے ہی ایک ایک کر کے وفات پاجائیں گے۔کیا!ارے منحوس گستاخ آدمی! سپاہیو!اس منحوس کو جیل میں ڈال دو۔بادشاہ سلامت گرجے،حکم سنتے ہی سپاہی آگے بڑھے اوراس کو پکڑ کر قید خانہ میں لے جا کر بند کردیا۔

فیروزالدین !تم بتاؤ...ہمارے اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟فیروزالدین کھڑا ہوااور ہاتھ باندھ کر بولا:حضور! کا اقبال بلند ہواس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ نہایت لمبی عمر پائیں گے کہ آپ کی عمر شاہی خان دان کے تمام افراد سے لمبی ہوگی۔بہت خوب فیروزالدین! تم نے ہمارا دل خوش کردیا۔بادشادہ سلامت خوشی سے جھوم اٹھے اور فیروزالدین کو بہت سا اِنعام واِکرام دیا

پیارے بچو! اگر غور کیا جائے تو جلال الدین اور فیروز الدین کی بات کا مطلب ایک ہی تھا،تاہم ایک کا اندازطیش دلانے والا تھا اور دوسرے کا خوش خبری والا معلوم ہوا کہ آدمی کی ذہانت ودانائی اور بات کرنے کا اچھا انداز بعض مرتبہ اسے بہت سی پریشانیوں سے نکال دیتا ہے۔

حیرت انگیز معاملہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مجھے مؤمن کے معاملہ پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جوبھی فیصلہ فرماتے ہیں وہ اُس کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے''۔(صحیح ابن حبان،:728،إسنادہ صحیح)

دو نعمتوں کی خوب قدر کیجیے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (صحیح البخاری، باب لاعیش الاعیش الآخرۃ 6412)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے: صحت اور فراغت۔

آج کل بھی ان دو نعمتوں کی قدر نہیں کی جا رہی۔

پہلی نعمت صحت کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا۔ کھانے کی ترتیب بھی نہیں ہے۔ غیر صحت مند غذا کا استعمال معمول بن چکا ہے۔ ایسی چیزیں جنہیں ایک وقت میں نہیں کھانا چاہیے وہ بھی کھاتے ہیں مثلاً دہی اور انڈہ ایک وقت میں نہیں کھانا چاہیے لیکن کھایا جاتا ہے کیلا اور دہی، کیلا اور انڈہ وغیرہ ایک وقت میں نہیں کھانا چاہیے۔

یاد رکھیے! صحت کے خیال کے لیے ضروری ہے کہ کھانے پینے کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

سب سے بُرا برتن ایک حدیث شریف میں آتا ہے کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا نہیں بھرا۔ آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے باقی رکھے (سنن ترمذی، رقم الحدیث 2380، اسنادہ حسن صحیح)

دوسری نعمت جو اس حدیث شریف میں بتائی گئی وہ ہے ''فراغت''۔ دنیاوی کاموں سے فراغت کامل جانا بہت بڑی نعمت ہے، جس کی ہم قدر نہیں کرتے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جب ہمیں دنیوی کاموں سے فرصت ملے تو ہم اُس وقت کو کسی نہ کسی عبادت میں لگائیں۔ ذکر و اذکار، درود شریف کی کثرت، ختمِ نبوت کے تحفظ کا کام، تبلیغی جماعت کی ترتیب پر کچھ وقت لگانا، اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر خانقاہی نظام میں کچھ وقت گزارنا۔ کسی مدرسہ میں داخل ہو کر دین سیکھنا اور والدین حیات ہوں تو ان کی خدمت کے لیے خود کو وقف کرنا یا اسی طرح دین کے دیگر شعبوں میں سے کسی نہ کسی میں خود کو مصروف رکھنا۔ لیکن ہو یہ رہا ہے کہ جیسے ہی ہمیں کچھ فارغ وقت ملتا ہے ہم موبائل کے استعمال میں لگ کر اُسے ضائع کر دیتے ہیں بلکہ بسا اوقات گناہوں کے کام میں لگ کر اس فراغت کی نعمت کو اُلٹا اپنے لیے وبالِ جان بنا لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فارغ اوقات کو قیمتی بنانے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْن

الحدیث، ترجمہ: صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (سنن الکبریٰ للنسائی 2616، اسنادہ صحیح)

ختمِ نبوت کانفرنس / کارِ خیر میں حصہ دار بنئے ! / قارئین حضرات سے التماس

◉ 19,20,21 اکتوبر سہ روزہ جامعہ عبداللہ بن عمر کے تمام شعبہ جات کے تمام طلباء نے فلسطینی مظلوم مسلمانوں کے حق میں خاص اعمال، دعائیں، صلاۃ التسبیح، تکمیل قرآن کریم کا اہتمام کیا اور اس مشکل گھڑی میں اپنے مظلوم بھائیوں کی اپنے تئیں ممکن مدد کی کوشش کی۔ اس سہ روزہ میں مختلف علماء کرام نے مسئلہ فلسطین پر طلباء میں علمی بیانات کیے۔

◉ 21 اکتوبر بروز ہفتہ خماسی امتحان کا نتیجہ بیان کیا گیا اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو شیلڈز سے نوازا گیا

◉ چناب نگر "ختمِ نبوت کانفرنس" میں شرکت کے حوالہ سے 27,26,28 اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ دو دن اس جامعہ میں درجہ کتب کے طلباء کو چھٹی رہی، اور بفضلہ تعالیٰ! ہر سال کی طرح اس بار بھی اس "عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس" میں شرکت کی سعادت حاصل کی گئی۔

فی طالب علم ماہانہ وسالانہ خرچہ

درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا ماہانہ خرچ 2000/= روپے تقریبا اس طرح درجہ حفظ کے ایک غیر رہائشی طالب علم کا سالانہ خرچ 24000/= روپے تقریباً، اور درجہ کتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ 7500 روپے تقریبا (کھانا 4500 اور دیگر اخراجات 3000 روپے تقریبا)۔ اس طرح درجہ کتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ 90,000 روپے (کھانا 54000/= اور دیگر اخراجات 36000 روپے تقریبا) مخیر حضرات اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیجیے، نیز صدقات، زکات وعطیات اور عشر وغیرہ کے لیے بھی یہ ادارہ ایک اچھا مصرف ہے۔

قابلِ توجہ اِلتماس

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ یہ ماہ نامہ علم و عمل رسالہ جو کہ آپ کے اجراء کروانے پر ہر ماہ آپ کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے، ڈاک لفافہ پر درج آپ کے ایڈریس کے ساتھ سالانہ رقم کا ماہِ اختتام بھی درج کیا جاتا ہے تا کہ سالانہ قیمت ختم ہونے پر بذریعہ منی آرڈر، جاز کیش/ایزی پیسہ بینک سے آن لائن یا دفترِ جامعہ میں آکر بروقت آپ کی طرف سے ادارہ میں سالانہ قیمت جمع کروائی جا سکے اور آپ کے اِس پسندیدہ رسالہ کی ترسیل کا سلسلہ جاری رہ سکے۔ آن لائن سالانہ قیمت جمع کروانے کی صورت میں رسالہ کی معلومات کے لیے دیئے گئے رسالہ پر موجود نمبرز پر فون یا میسج کر کے اِطلاع کر دی جائے، تا کہ آپ کی بھیجی گئی رقم کا اندراج ہو سکے اور ترسیل کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رہ سکے۔

نوٹ: بعض قارئین کرام کی طرف سے کئی ماہ گزرنے کے باوجود رسائل کی مد میں سالانہ رقم جمع نہیں کروائی جا رہی، جب کہ اِدارہ سے ہر ماہ کئی طرح سے اُنہیں توجہ دلائی جا رہی ہے۔ مثلاً لفافہ پر ایڈریس کے ساتھ "اختتامِ رقم" کا سن اور تاریخ درج ہے۔ اور پھر رسالہ پر "سالانہ رقم ختم" ہونے کی مہر بھی لگائی جاتی ہے وغیرہ۔

گزارش ہے کہ یہ حضرات رسالہ کے بقایاجات اور سالانہ ایڈوانس جمع فرمادیں تا کہ ترسیل کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے۔ بصورتِ دیگر ادارہ میں اطلاع کر کے ترسیل بند کروائی جا سکتی ہے۔ تا کہ اِدارہ کا بھی نقصان نہ ہو۔ شکریہ (از: اِدارہ علم و عمل)

یہودی مسلمانوں کے سب سے بڑے دُشمن

ارشادِ خداوندی: ترجمہ ”تم یہ بات واضح طور پر محسوس کرلو گے کہ مسلمانوں سے سب سے سخت دُشمنی رکھنے والے ”یہودی“ ہیں، اور وہ لوگ ہیں جو کھل کر شرک کرتے ہیں۔ (سورالمائدۃ، آیت:82)

قرآن کریم نے یہودیوں کو مسلمانوں کا سب سے بڑا دُشمن قرار دیا۔ ناجائز یہودی ریاست اِسرائیل کے قیام کے بعد یہودیوں کے فلسطینی مسلمانوں پر ڈھائے گئے مظالم دیکھ کر آیت کا مفہوم واضح طور پر سمجھ میں آتا ہے۔ پچھلے کئی ہفتوں سے یہودی طیاروں کی بمباری سے فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام پوری دُنیا کے سامنے ہے۔ مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کے دلوں میں موجود بغض وعناد کو ظاہر کرنے والی یہ آیت قرآن کریم کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔

قائداعظم کا فیصلہ

(اسرائیل)... یہ اُمت کے قلب میں خنجر گھسایا گیا ہے یہ ایک ناجائز ریاست ہے جسے پاکستان کبھی تسلیم نہیں کرے گا

(قائداعظم محمد علی جناح)

اسرائیل کے بارے میں علامہ اقبال کا نظریہ:

ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق — ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہل عرب کا

شعر کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اس دعوے کی بنیاد پر فلسطین پر یہودیوں کا حق تسلیم کیا جائے تو پھر ہسپانیہ (اسپین) مسلمانوں کا حق تسلیم کرنا ہوگا کیوں کہ مسلمانوں کے آباء واَجداد اسپین میں لگ بھگ 700 سال رہے اور اُنہوں نے وہاں مثالی انداز میں حکومت کی، بعدازاں اُنہیں زبردستی وہاں سے بے دخل کیا گیا۔

رِسالہ ماہنامہ علم وعمل لاہور کی رقم جمع کرانے کے لئے

« ”بینک الفلاح“ کا اکاؤنٹ نمبر: 5575-5000028650

« البرکہ بینک کا اکاؤنٹ نمبر: 0322-0102580779016

بنام: Mahnama ilm-o-amal Lahore

ماہنامہ علم وعمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز:

1. 0302-4143044
2. 0331-4546365

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر:
0322-8405054
0321-4200041
042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر (رجسٹرڈ) 23 کلومیٹر فیروز پور روڈ، گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور، پاکستان

پوسٹ کوڈ: 53100